مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ۲۱ مارچ لاہور سے واپس تشریف لائے۔ ۲۲ مارچ حضور نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں سلسلہ کے لٹریچر اور اخبارات کی اشاعت کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ٭

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور صوفی غلام محمد صاحب بی اے جماعت احمدیہ دہلی کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے روانہ ہوئے۔ اور مولوی اللہ دتا صاحب و مہاشہ محمد عمر صاحب آریوں سے مباحثہ کے لئے گوجرات بھیجے گئے ٭

ضروری تصحیح

[illegible]

۲ جون کے جلسوں کے متعلق اعلان

مرکزی انجمنوں کے کارکنان مطلع رہیں۔ کہ اس وقت تک ان کے علاقہ سے جس قدر جلسوں کی اطلاع آئی ہے۔ انکی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

حیدرآباد بمبئی ([illegible]) سندھ ([illegible]) برہما ([illegible]) سی۔پی ([illegible]) بنگال ([illegible]) بہار ([illegible]) اڑیسہ ([illegible]) سرحد ([illegible]) بلوچستان ([illegible]) راجپوتانہ ([illegible]) جھنگ ([illegible]) جہلم ([illegible]) جالندھر ([illegible]) دہلی ([illegible]) ڈیرہ غازیخان ([illegible]) راولپنڈی ([illegible]) سرگودہا ([illegible]) سیالکوٹ ([illegible]) شیخوپورہ ([illegible]) شملہ ([illegible]) فیروزپور ([illegible]) کیمل پور ([illegible]) کرنال ([illegible]) گوجرانوالہ ([illegible]) گوجرات ([illegible]) گورداسپور ([illegible]) لاہور ([illegible]) قصور ([illegible]) لائل پور ([illegible]) لدھیانہ ([illegible]) ملتان ([illegible]) منٹگمری ([illegible]) میانوالی ([illegible]) پٹیالہ ([illegible]) افریقہ ([illegible]) کل میزان ([illegible])

چونکہ یہ کام نہایت وسیع اور اہم ہے۔ اور وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے میں تمام ذمہ وار احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ مزید سرگرمی سے کام کر کے جلد از جلد مقررہ تعداد پوری کر دیں۔ مخفی نہ رہے کہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ جلسوں کی تمام تعداد اپریل کے پہلے ہفتہ تک پوری ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ مطبوعہ نوٹس اپریل کے دوسرے ہفتہ میں تقسیم ہو سکیں۔ بدیں وجہ تمام احمدی احباب کو نہایت تن دہی سے کام کر کے مفوضہ ذمہ واری سے سبکدوش ہو جانے کی سعی کرنی چاہیئے۔ مجھے اس امر سے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ احباب نے غیر مسلم اصحاب کو بھی تیار کرنا شروع کر دیا ہے چنانچہ اسوقت تک ایک درجن غیر مسلم اصحاب نے جلسہ کے انعقاد کی اطلاع دی ہے۔ ان میں سے سر ہری سنگھ گور۔ پرنسپل صاحب دیال سنگھ کالج۔ سردار اتما سنگھ صاحب وائس پریذیڈنٹ سنگھ سبھا سکھر۔ مہاشہ مکند لال صاحب سیکرٹری آریہ سماج شادیوال (گجرات) سردار ہرنام سنگھ صاحب لالہ موسیٰ اور بھائی جگت سنگھ گیانی گورداسپور اچھے کارکن اور بارسوخ ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جملہ احباب کرام اپنی ذمہ واری کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے جلد از جلد توجہ فرمائیں گے۔ اور اپریل کے پہلے ہفتہ تک مقررہ تعداد کو پورا کر کے مجھے ممنون فرمائیں گے ٭

خاکسار۔ سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان

اخبار احمدیہ فلسطین و شام

غیبی تائید

برادرم شیخ سلیم الربانی تقریبًا ایک سال سے مچھلیوں کا شکار سیکھتے ہیں۔ ایک روز چند شکاریوں نے جنہیں وہ تبلیغ کیا کرتے تھے ان سے کہا۔ اگر تم واقعی حق پر ہو۔ تو فلاں شکاری سے مقابلہ کے لئے نکلو (وہ تقریبًا دس سال سے شکار کرتا تھا۔ اور نہایت ماہر تھا) جس کے جال میں پہلے مچھلی آئے گی۔ وہ حق پر ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ میں اس مقابلہ کو بدیں شرط قبول کرتا ہوں۔ کہ سمندر کے کنارے پر جا کر پہلے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کروں کہ وہ حق ظاہر کر دے۔ پھر جال پھینکیں گے۔ انہوں نے یہ شرط مان لی کیونکہ وہ خیال کرتے تھے۔ کہ یہ تو ابھی سیکھتا ہے۔ کیا مقابلہ کریگا دو رکعت نماز پڑھکر دونوں نے متعدد بار جال پھینکے۔ آخر پہلے مچھلی شیخ سلیم کے جال میں آئی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ شکر ادا کیا۔ دونے ان میں سے تصدیق کی۔ اور یہ بات ان کے گاؤں میں مشہور ہوگئی۔

دو مشائخ میں امامت پر جھگڑا

طیرا گاؤں میں ایک قدیم امام تھا۔ وہاں ایک اور شیخ آ گیا وہ اس سے زیادہ عالم تھا۔ اس لئے دونوں کے درمیان امامت پر جھگڑا ہونا شروع ہوگیا۔ ایک روز کا ذکر ہے۔ قدیم امام نے جمعہ کی نماز پڑھائی تو دوسرے نے نماز کے ختم ہوتے ہی منبر پر چڑھ کر درس دینا شروع کر دیا۔ قدیم امام جب مسجد سے باہر نکلنے لگا۔ تو اس نے کہا۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد درس نہیں سنتا اور پیٹھ دے کر چلا جاتا ہے۔ وہ منافق ہے۔ یہ سنکر قدیم امام صاحب افروختہ ہوگئے۔ اور اسے کہا۔ تو منافق ہے تیرا باپ منافق ہے۔ نمازیوں کی دو پارٹیاں ہوگئیں۔ کچھ تو امام جدید کی طرف۔ کچھ قدیم کی طرف۔ قریب تھا کہ مسجد میں ہی دونوں پارٹیوں کی جنگ ہو جاتی۔ اس گاؤں کے بعض لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ ان میں سے حق پر کون ہے۔ میں نے کہا۔ دونو جاہل ہیں جدید امام تو لوگوں کو جمعہ کی نماز کے بعد درس سننے پر مجبور کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض۔ اور قدیم اس لئے کہ اُسے یہ آیت معلوم نہ تھی۔ ورنہ نہایت نرمی سے اُسے اس آیت کی رو سے ساکت کر سکتا تھا۔

فلسطین میں نئے احمدی

مندرجہ ذیل چھ اشخاص سلسلہ احمدیہ میں جدید داخل ہوئے ہیں:
۱۔ اسعد المسعود ۔ ۲۔ موسیٰ علی الخالد ۔ ۳۔ صالح ابن محمد [illegible] ۴۔ محمد عادل الحزوداری حاکم صلح کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ۵۔ محمد عبدہ البیاجینی ۔ ۶۔ محمد عبد الفتاح المصری۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔

دمشق میں نئے احمدی

سیاسی حالات کی خرابی کی وجہ سے جماعت احمدیہ دمشق اس وقت تک تبلیغ کے لئے کوئی علیحدہ مکان نہیں لے سکتی۔ تاہم شروع سال سے ان کے ہفتہ واری اجلاس باری باری احمدیوں کے گھروں پر ہوتے ہیں۔ اور تقریبًا سب نے شروع سال سے چندہ دینے کا بھی عہد کیا ہے ایک شخص اور سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا نام محمد منیر [illegible] ہے۔

درخواست دعا

امیر جماعت احمدیہ دمشق برادرم منیر آفندی الحصنی تقریبًا ڈیڑھ ہفتہ سے بیمار ہیں۔ پھیپھڑے سے تین دفعہ خون کثرت سے نکلا ہے۔ تین سال کا عرصہ ہوا جب وہ مصر میں تھے۔ ان کو یہی بیماری ہوئی تھی۔ اب پھر اس کا دورہ ہوا ہے۔ باوجودیکہ ڈاکٹروں نے انہیں چلنے پھرنے اور لکھنے پڑھنے سے منع کیا ہوا ہے۔ مگر پھر بھی وہ موقع پا کر تبلیغ کرتے ہیں۔ اس لئے احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خادم جلال الدین شمس از حیفا۔ ۲۸۔ فروری ۱۹۲۹ء

مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء کی رپورٹ

گزشتہ مجلس مشاورت کی رپورٹ نہایت مفصل جس میں دفاتر کی رپورٹیں معہ بیرونی انجمنوں کی رپورٹوں کے شائع ہوئی ہیں۔ دفتر ھذا میں موجود ہے۔ یہ رپورٹ ۳۴۴ صفحات کی ہے۔ جس کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ کوئی انجمن ایسی نہیں ہونا چاہیئے جس کے پاس یہ رپورٹ نہ ہو۔ صدر انجمن نے اس رپورٹ پر کئی سو روپیہ خرچ کیا ہے۔ اور یہ صرف بیرونی انجمنوں کی معلومات اور دلچسپی کے لئے پیشگی ادا کر دیا ہے۔ تاکہ انجمنیں رپورٹ خرید کرکے اس رقم کو صدر انجمن کو واپس کریں۔ پس یہ ضروری ہے کہ یہ رقم مشاورت حال سے پہلے وصول ہو جائے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ صدر انجمن رپورٹ کی اشاعت بند کر دے۔ یا صرف مختصر روئداد مرکزی دفاتر کے لئے اور ایسی انجمنوں کے لئے جو خریداری میں باقاعدگی رکھتی ہیں۔ شائع کرایا کرے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو انجمنیں اپنے ہاتھ سے اپنی ضرورت حقہ کو تلف کرنے کا موجب ہو جائیں گی۔

خاکسار یوسف علی۔ پرائیویٹ سیکرٹری قادیان

اخبار احمدیہ

ریاست پٹیالہ کی احمدیہ انجمنوں کے لئے

۲۰ جون ۱۹۲۹ء کے جلسوں کے انعقاد کے لئے حلقہ پٹیالہ کی تمام جماعتوں کے لئے دفتر ترقی اسلام نے انجمن احمدیہ سامانہ کو مرکزی انجمن قرار دیا ہے۔ جملہ عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ مرسلہ فارموں کا مکمل اندراج فرما کر بہت جلد فارم نمبر ۱ خاکسار کے پاس اور نمبر ۲ جناب سیکرٹری صاحب ترقی اسلام قادیان کی خدمت میں بھیجدیں۔ حلقہ پٹیالہ میں ۲۰ جلسوں کی تعداد رکھی گئی ہے۔ چونکہ کام بہت عظیم الشان اور وقت کم ہے اور مرکز سے بار بار تقاضا ہو رہا ہے۔ اس لئے سب جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ بہت جلد تعداد مطلوبہ کو پورا کریں۔ اور جو کمی اس وقت تک فرمائی [illegible] خاکسار کو [illegible] ان کے مطابق مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

خاکسار فضل الرحمٰن عفا اللہ عنہ سیکرٹری [illegible] احمدیہ سامانہ

اطلاع

میں من جانب جماعت احمدیہ لکھنؤ مجلس مشاورت قادیان میں شرکت کے لئے ۲۸۔ مارچ ۱۹۲۹ء کو پنجاب کلکتہ میل پر لکھنؤ سے روانہ ہوکر ۱۰ بجے دن کے دوسرے دن امرتسر پہونچونگا۔ جو دوست قادیان جانے والے بنگال یا بہار یا یوپی کے اس گاڑی میں ہوں۔ یا لکھنؤ سے امرتسر تک کسی سٹیشن سے سوار ہوں۔ وہ مجھ سے ضرور ملیں۔ تاکہ راستہ میں ایک دوسرے سے تعاون کا موقعہ ملے۔ محمد عثمان احمدی بادلی۔ رحمت منزل لکھنؤ

درخواستہائے دعا

۱۔ بندہ نے اسال ایف۔ اے کا امتحان دینا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الرحیم خاں [illegible] کالج [illegible]

۲۔ میرے چھوٹے بھائی میاں جمیل احمد اس سال انٹرنس کا امتحان دینگے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شریف احمد [illegible]

میری لڑکی سخت بیمار ہے ناظرین دعائے تندرستی فرمائیں۔ فیض احمد کاتب

دعائے مغفرت

۱۔ ۲۰۔ مارچ کو کولمبو سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے۔ کہ عبد الحمید ثانی صاحب جن کے لئے اخبار کے گذشتہ پرچہ میں دعا کی تحریک کی گئی تھی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

۲۔ ۱۸۔ مارچ ۲۹ء برادرم عبد الغفور صاحب احمدی کا اکلوتا بچہ بعمر ڈیڑھ سال فوت ہوگیا ہے۔ جملہ برادران جماعت احمدیہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطا فرمائے۔

خاکسار محمد امین احمدی از لاہور۔

۳۔ میرے والد چوہدری خیر الدین صاحب جو موضع گرز بردار ضلع سیالکوٹ کے اصل باشندے تھے۔ اور اب چک نمبر ۵۸ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں اپنے مربعوں پر رہتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے وقت سے حلقہ بگوش تھے۔ عمر ۷۰ سال تھی۔ ۱۸۔ مارچ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

ہرٹوگ کمیٹی کی سفارشات اور ہندو

سائمن کمیشن کے ساتھ ہی گورنمنٹ نے ایک کمیٹی اس لئے مقرر کی۔ کہ ہندوستان میں تعلیمی معاملات کے متعلق تحقیقات کرے تاکہ اس کی رپورٹ سائمن کمیشن کے سامنے پیش کی جائے۔ اس کمیٹی کا نام اس کے صدر سر ولیم ہرٹوگ کے نام پر ہرٹوگ کمیٹی ہے جس نے مختلف مقامات میں مختلف طبقوں کے نمائندوں کی تعلیمی امور کے متعلق شہادتیں قلم بند کیں۔ لاہور کے اجلاس میں جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے نے بحیثیت نمائندہ جماعت احمدیہ شہادت دی تھی۔

اگرچہ اس کمیٹی کی رپورٹ مخفی رکھی جانی تھی۔ اور سوائے سائمن کمیشن اور اس کی مرکزی تعاونی کمیٹی کے ارکان کے اور کسی کو نہیں دکھائی جانی تھی۔ تاہم ہندو اخبارات اپنے خاص ذرائع سے اس کی سفارشات کا پتہ لگانے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ [illegible] یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ "راجہ نریندر ناتھ ممبر کونسل جو اس کمیٹی کے ارکان میں سے ایک ہیں۔ ایک پرزور اختلافی نوٹ شامل کیا ہے۔ ڈاکٹر متھو لکشمی امل ریڈی ڈپٹی پریزیڈنٹ مدراس کونسل و رکن ہرٹوگ کمیٹی نے بھی اختلافی نوٹ شامل رپورٹ کیا ہے"

وہاں یہ تحریک بھی کر رہے ہیں۔ کہ

"ہندوستان کے شبھ چنتکوں کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ہرٹوگ کمیٹی کی رپورٹ کے پرخچے اڑانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں"

(ملاپ ۱۷۔ مارچ)

اگرچہ ایک خفیہ رپورٹ کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ ہندو اخبارات اس کا جو مفہوم پیش کر رہے ہیں۔ وہ بالکل صحیح اور درست ہے ممکن ہے۔ مبالغہ سے کام لیا جا رہا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ بعض بالکل بے بنیاد باتوں کا اضافہ کر دیا گیا ہو۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ گورنمنٹ کا بڑے سے بڑا ہندو معتمد بھی جو بات ہندوؤں کے لئے مفید نہ سمجھے۔ اسے صیغہ راز سے نکال کر پبلک میں لانے سے دریغ نہیں کرے گا۔ ہندو اخبارات کو جس ذریعہ سے راجہ نریندر ناتھ کے اس کمیٹی سے ناراض ہو کر "استعفیٰ" دینے "انگریز ممبروں کے گھبرا جانے" "کمیٹی کی سفارشوں کے خلاف ایک زبردست نوٹ" لکھنے اور "بہت بُرے نتائج پیدا ہونے" کی دھمکی دینے کا علم ہو سکتا ہے۔ اسی ذریعہ سے وہ کمیٹی کی سفارشات کے اصلی سیدھے مطلب اور مفہوم سے بھی آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اندریں حالات مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس زہر کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ جو اس کمیٹی کی سفارشات کے متعلق ہندو پیدا کر رہے ہیں۔

ہندوؤں کے نزدیک اس کمیٹی کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس پر مسلمانان ہند کی تعلیمی حالت کی بے چارگی واضح ہو چکی ہے۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" لکھتا ہے:۔

"معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ ہارٹوگ کمیٹی کے ذہن میں یہ بات آگئی ہے۔ کہ مسلمان بہت پسماندہ ہیں"

جو کمیٹی ایسی صاف اور واضح بات کے سمجھ لینے کے جرم کی مرتکب ہو۔ اور جس کی تیار کردہ رپورٹ کے "بیہودہ اور نکمی" ہونے کا بالفاظ "ملاپ" یہ ثبوت ہو۔ کہ "راجہ نریندر ناتھ جی کو ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ وہ اس کے خلاف اپنی طرف سے ایک زبردست نوٹ لکھیں"۔ کیا اس کے لئے ممکن ہے۔ کہ "ہندوستان کے شبھ چنتکوں" کے مخالفانہ شور و شر سے محفوظ رہ سکے۔ لیکن سوال یہ ہے ہندو مسلمانوں کو تعلیم میں بہت پسماندہ سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر سمجھتے ہیں اور اس بارے میں ان کے طعنے سن سن کر ہمارے کان پک گئے ہیں۔ تو کیا ان کا یہ منشا رہے۔ کہ مسلمانوں کو کبھی بھی تعلیم میں ترقی نہ کرنے دیں۔ اور اگر گورنمنٹ مسلمانوں اور دوسری پسماندہ اقوام کی قابل رحم پس افتادگی کو دور کرنے کی طرف تھوڑی بہت توجہ کرے۔ تو ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جائیں۔

ہرٹوگ کمیٹی کی سفارشات کا مفہوم ہندو اخبارات کے الفاظ میں یہ ہے:۔

۱۔ مختلف مذاہب کے لئے جو الگ سکول اور کالج گورنمنٹ کی امداد سے کھلے ہوئے ہیں۔ انہیں بند کر دیا جائے۔

۲۔ تمام پبلک سکولوں میں پس ماندہ جماعتوں کے لئے خاص اوسط مقرر کر دی جائے۔

۳۔ پبلک سکولوں میں مسلمان طلباء کے لئے مذہبی تعلیم جاری کی جائے۔

۴۔ مسلمان طلباء کے لئے الگ ہوسٹل جاری کئے جائیں۔

۵۔ پبلک سکولوں کے لئے سٹاف زیادہ تر مسلمانوں میں سے لیا جائے۔

اگر ان سفارشات کی نوعیت بعینہ یہی ہو۔ تو بھی سمجھ میں نہیں آتا ہندوؤں کو ان کے خلاف شور مچانے کا کیا حق ہے۔ ہر ایک مہذب اور منتظم گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی رعایا کے تمام طبقوں کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔ اور ہر قسم کی ترقی کے لئے تعلیم سب سے پہلا زینہ ہے۔ جبکہ مسلمان اور دوسری اقوام بمقابلہ ہندو تعلیم میں بہت پسماندہ ہیں۔ اور ہندو اپنی کثرت کی وجہ سے۔ اپنی دولت اور مال کے باعث۔ اپنے اثر اور رسوخ کے ذریعہ نہ صرف تعلیم میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہوں۔ بلکہ پسماندہ اقوام کے راستہ میں سنگ راہ ہوں انہیں پیچھے دھکیلنے میں کوشاں ہوں۔ ان کے لئے تعلیم میں ترقی کرنا مشکل بنا رہے ہوں۔ تو گورنمنٹ کا فرض ہے کہ پس ماندہ اقوام کو تعلیمی لحاظ سے ہندوؤں کے پہلو بہ پہلو کھڑا کرنے کے سامان کرے۔ اس کے لئے ضروری آسانیاں بہم پہنچائے۔ اور ترغیب و تحریص کے ذرائع اختیار کرے اس میں ہندوؤں کے لئے شکایت کا کونسا موقعہ ہے۔

جب تک تعلیمی لحاظ سے سب اقوام مساوی درجہ پر نہیں آ جاتیں۔ اور پس ماندہ اقوام کی کمی دور نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک از راہ انصاف ہندوؤں کو ان تجاویز کی مخالفت کرنے کا قطعاً حق حاصل نہیں ہے۔ جو مساوی درجہ پر لانے کے لئے گورنمنٹ اختیار کرے۔ بلکہ پہلو بہ پہلو زندگی بسر کرنے ایک آسمان کے نیچے اور ایک زمین کے اوپر رہنے اور ایک ملک کی ترقی اور خوشحالی سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا فرض ہے کہ مسلمانوں کی ہر طرح امداد کریں۔ لیکن اس کی توقع ان لوگوں سے کیونکر ہو سکتی ہے۔ جن کا خود کچھ مدد دینا تو الگ رہا۔ گورنمنٹ کے دئے ہوئے کو بھی رستہ میں ہی اچک لینے کے لئے تیار رہیں۔

ہرٹوگ کمیٹی کی سفارشات اگر اسی نوعیت کی ہیں جس کا اظہار ہندوؤں کی خود غرضیوں کے صدقے ہو رہا ہے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کمیٹی کے قابل اور لائق ممبروں نے حالات کا صحیح اندازہ لگانے میں کوتاہی نہیں کی۔ اور باوجود راجہ نریندر ناتھ اور ڈاکٹر متھو لکشمی کے سے لوگوں کی در اندازیوں کے انہیں اپنے فرائض کی ادائگی میں بہت حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن اسے اصل کامیابی اسی وقت کہا جا سکیگا جب یہ سفارشات "ہندوستان کے شبھ چنتکوں" کے نرغے سے بچ کر نکل آئیں۔ اور ملک میں ان کا نفاذ ہو جائے۔

چونکہ ان سفارشات کے لئے ابھی بہت سے مرحلے طے کرنے باقی ہیں۔ بہت سے دشوار گذار راستوں میں سے انہیں گذرنا ہے۔ اور بڑے بڑے جہاندیدہ لوگوں کا تختہ مشق بننا ہے۔ اس لئے فی الحال مسلمانوں کے لئے ان میں تسلی اور اطمینان کا کوئی سامان نہیں۔ بلکہ سخت خطرہ اور تشویش کا موقعہ ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ عقلمندی اور ہوشیاری سے کام لیا جائے۔ اور ذمہ وار لیڈر اپنی پس ماندہ قوم کے رستہ کے کانٹے دور کرنے میں سر توڑ جدوجہد کریں۔

نہرو رپورٹ کا ذکر اسمبلی میں

۱۵ مارچ کو دہلی میں اسمبلی کا جو اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں رکن خزانہ نے فوجی مصارف کی منظوری کا مطالبہ پیش کیا۔ اس مطالبہ میں ترمیم کی تحریک پیش کرنے کیلئے جب پنڈت موتی لال نہرو کھڑے ہوئے۔ تو انہوں نے اپنی تقریر کے دوران میں نہرو رپورٹ کی مقبولیت اور پسندیدگی کا سکہ ان کا حکومت اور ممبران اسمبلی کے دلوں پر بٹھانے کے لئے کہا:۔

"اب ملک نے نہرو رپورٹ کی شکل میں اپنا قومی مطالبہ مرتب کر لیا ہے ـ جہاں تک بنیادی اصول کا تعلق ہے ـ تمام سیاسی ـ مذہبی اور صنعتی جماعتوں نے اسے تسلیم کر لیا ہے"

مسلم ممبران اسمبلی نے اس موقعہ پر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے فوراً اس کی تردید کی ـ اور یہ امر ثابت کر دیا ـ کہ مسلمانوں کا بہت بڑا حصہ اس کے خلاف ہے ـ چنانچہ مسٹر جناح نے پنڈت جی کی تقریر کے جواب میں مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو اس طرح پیش کیا ـ

"نہرو رپورٹ مسلمانوں کی تجاویز کے برخلاف ہے ـ اور مسلمانوں نے اسے منظور نہیں کیا"

جب پنڈت نہرو نے اس کے جواب میں کہا ـ کہ اسے نامنظور کرنے والے مسلمان بہت قلیل التعداد ہیں ـ تو مسٹر جناح نے نہایت پرزور الفاظ میں کہا ـ

"میں چیلنج دیتا ہوں ـ کہ اس معاملہ میں عوام کی آراء لے کر دیکھ لیں ـ میں بزور کہتا ہوں ـ کہ یہ رپورٹ قابل قبول نہیں"

پنڈت جی نے جب پھر کہا "میں کہتا ہوں کہ یہ تسلیم کئے جانیکے قابل ہے" تو مسٹر جناح کو کہنا پڑا :ـ

"اگر میرے دوست موتی لال اس غلط فہمی میں مبتلا رہے ـ تو مجھے اندیشہ ہے ـ کہ کہیں ہم اس مقصد کے حصول میں ناکام نہ رہیں جو ہمارے دل نشین ہے ـ ... میں ایوان ہذا اور ملک سے کہتا ہوں ـ کہ اگر آپ دانشمند ترین انسانوں کی طرح زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں ـ تو ہندو مسلم سوال طے کر لیں"

اسمبلی کے دیگر مسلم ممبروں نے بھی مسٹر جناح کی اس رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اس کی تائید میں تقریریں کیں ـ مولوی محمد یعقوب صاحب ڈپٹی پریذیڈنٹ اسمبلی نے بھی صاف طور پر کہا ـ

"اہل ملک کی اکثریت ان اصول کو تسلیم نہیں کرتی ـ جو نہرو رپورٹ میں درج ہیں ـ اور ہم ذمہ وار حکومت سے کم کوئی چیز نہیں چاہتے جس میں مسلمانوں اور قلیل التعداد اقوام کے حقوق کی کافی حفاظت مدنظر ہو"

مولوی صاحب کا یہ مطالبہ کہ قلیل التعداد اقوام کے حقوق کی حفاظت ضروری ہے ـ اس قدر معقول اور منصفانہ تھا ـ کہ یورپین ممبران نے بھی اس پر نعرہ ہائے تحسین بلند کئے ـ غرضیکہ جملہ مسلم ممبران اسمبلی نے نہرو رپورٹ کے خلاف اظہار خیالات کیا ـ اور نہرو کمیٹی پر ثابت کر دیا ـ کہ مسلمان ہرگز کسی ناانصافی کو خاموشی سے برداشت نہیں کر سکتے ـ

پنڈت موتی لال نہرو کو چیلنج

تمام مسلم ممبروں میں سے صرف ایک نہرو وانی مسلمان تھا جس نے نہرو رپورٹ کی تائید میں تقریر کی لیکن آپکی قوت استدلال کا یہ عالم ہے ـ کہ یہ فرمانیکے بعد کہ "مسلم رائے نہرو رپورٹ کی مؤید ہے" دوسرا فقرہ یوں ارشاد فرمایا :ـ

"تاہنوز نہرو رپورٹ کے متعلق مسلمانوں کی رائے من حیث القوم نمائندہ طور سے ظاہر نہیں ہوئی ہے" (زمیندار ۱۷ مارچ)

جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے ـ کہ آپکی رائے کس قدر صحیح ہے ـ مسٹر جناح نے نہرو رپورٹ کے متعلق رائے عامہ معلوم کرنیکا جو چیلنج دیا ـ پنڈت نہرو کا اسے قبول کرنے سے انکار ظاہر کرتا ہے ـ کہ وہ خود اس پوزیشن سے ناواقف نہیں جو نہرو رپورٹ کو مسلمانوں میں حاصل ہے

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے مولوی محمد علی صاحب سے روحانی اور جسمانی دوہرے تعلقات ہونے کی وجہ سے اس بات کا ٹھیکہ لے رکھا ہے ـ کہ مولوی صاحب نہ صرف اپنی سابقہ تحریروں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہایت صاف اور واضح تحریروں کے خلاف جن خیالات کا اظہار کریں ـ خواہ وہ کیسے ہی لچر اور پوچ کیوں نہ ہوں ـ انہیں درست اور صحیح ثابت کرنے کے لئے "پیغام صلح" کے صفحے سیاہ کرتے رہیں ـ اور ایسا انداز تحریر اختیار کریں ـ جس سے ان کی خاندانی روایات کی یاد تازہ ہوتی رہے ـ

مولوی محمد علی صاحب اگر ایک عرصہ تک حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی تحریروں میں "نبی" "نبی آخر زمان" "اس زمانہ کا نبی" لکھتے رہنے کے بعد اب نہ صرف آپ کو نبی ماننے والوں کو بلکہ مدعی نبوت کو بھی کافر کہنے لگ جائیں ـ اور پہلی تحریروں کی طرف توجہ دلانے پر کوئی جواب بن نہ آنے پر گالیاں دینا شروع کر دیں ـ تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب "حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریرات میں لفظ نبی کا استعمال" درست ثابت کرنے کے لئے "تیار برتیار" نظر آئیں گے ـ

مولوی محمد علی صاحب سیر کے لئے نکلنے کے وقت عورتوں کو اپنا سارے کا سارا چہرہ بے نقاب رکھنے کا ارشاد فرمائیں ـ اور جب اس پر اعتراض ہو ـ تو ڈاکٹر صاحب یہ عقیدہ رکھنے کے باوجود کہ "شریعت اسلام کی رو سے ہاتھ اور چہرہ کا اتنا حصہ جس میں آنکھیں ناک اور منہ ہو ـ کھلا رہنا جائز ہے" یہ اعلان کرنے کے لئے مستعد دکھائی دیں ـ کہ "پردہ کے مسئلہ میں حضرت امیر کے اور میرے خیالات اس بارے میں متفق ہیں"

مولوی محمد علی صاحب اگر خاوند کے بھائی (دیور) اور بہن کے خاوند (بہنوئی) سے پردہ نہ کرنے کا فتویٰ دیں ـ اور اس بارے میں گرفت ہونے پر کوئی جواب نہ دے سکیں ـ تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب دوسروں کو یہ وعظ سنانے کے باوجود کہ "گھر کے اندر بہت سے رشتہ دار غیر محرم مردوں سے مطلق کوئی پردہ نہیں ہوتا ـ حالانکہ شریعت کے رُو سے ان سے اسی قدر پردہ کا حکم ہے ـ جتنا ایک غیر رشتہ دار مرد سے ـ مثال کے طور پر ہمارے ہندوستان کے دیور اور بہنوئی کو لیلو دیور بھاوج ـ اور سالی بہنوئی کی بے تکلفی اور دل لگی مذاق زبانے پر روشن ہے ـ حالانکہ شریعت کے رُو سے دیور اور بہنوئی غیر محرم ہیں" اور اس پر یہاں تک زور دیتے ہوئے کہ :ـ

"یاد رکھو ـ غیر محرم پر زینت کا اظہار اسلام میں سخت ممنوع ہے ـ خواہ وہ غیر محرم گھر کے باہر ہو یا گھر کے اندر (بہنوئی یا دیور) ہو جو اس کے خلاف کہتا ہے ـ وہ غلط کہتا ہے مطلب اپنی خواہشات کی اتباع ہے ـ اسلام کا صرف بہانہ ہے" فرمانے لگ جائیں :ـ

"میں نے تو ان لوگوں کو الزامی جواب دیا تھا ـ جو ایک طرف تو چہرہ کو چھپانا شرعی حکم سمجھتے ہیں ـ اور دوسری طرف بہنوئی اور دیور سے چہرہ چھپانا ان کے خاندان کا دستور نہیں"

مطلب یہ کہ اس بارے میں بھی ڈاکٹر صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کی رائے کے خلاف نہ لکھا تھا ـ بلکہ ان کے مدنظر کوئی اور ہی خاندان تھے

جب ڈاکٹر صاحب کا اپنے امیر سے اخلاص اس درجہ بڑھا ہوا ہے تو کس طرح ممکن ہے ـ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاف اور واضح تحریروں کو ملیا میٹ کرنے کیلئے کھڑے ہوں ـ اور ڈاکٹر صاحب امداد نہ کریں ـ چنانچہ مسئلہ ولادت مسیح کے بارے میں جب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی تحریر کو رد کر دیا ـ اور بار بار توجہ دلانے کے باوجود نہ تو اپنے عقیدہ کی معقولیت ثابت کر سکے ـ اور نہ اپنی غلطی کے اعتراف کیلئے تیار ہے ـ تو ڈاکٹر صاحب نے اس مسئلہ کو "مذاکرہ علمیہ" بنا کر اپنے جوہر دکھانے شروع کر دیئے ـ

ڈاکٹر صاحب کی تہذیب اور شرافت کا اندازہ لگانے کے لئے اس سلسلہ مضمون کا جس کے اس وقت تک تین طول طویل نمبر شائع ہو چکے ہیں ـ صرف ایک فقرہ ملاحظہ ہو ـ فرماتے ہیں :ـ

"بیچارے محمودی ـ غریب محمودی ـ مجھے ان کے ساتھ ہمدردی ہے ـ بالخصوص ان کی عقلوں اور دماغوں کے ساتھ تو حد درجہ کی ہمدردی ہے ـ اللہ رحم کرے ـ عجیب مخلوق ہے" (پیغام ۱۲ مارچ)

"ہمدردی" اور "حد درجہ کی ہمدردی" کا شکریہ ـ مگر "عجیب مخلوق" کا مطلب سمجھ میں نہ آیا ـ "عجیب مخلوق" تو وہ ہونی چاہیئے ـ جو ہوا کے ہر جھونکے کے ساتھ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتی رہے ـ نہ وہ جو رنگ گنتی جائے ـ

ڈاکٹر صاحب نے اس "مذاکرہ علمیہ" میں جس بیدردی سے معقولیت کی مٹی پلید کی ہے ـ اور جس عامیانہ طریق سے حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخی روا رکھی ہے ـ وہ اس قدر حیرت انگیز ہے ـ کہ ایک ایسا شخص جس کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہ ہو ـ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کا قائل ہو وہ بھی پڑھ کر حیران رہ جائے گا ـ اور اس کی سمجھ میں نہ آئیگا کہ جو شخص ایک انسان کو اپنا روحانی راہنما ـ مجدد زمان مسیح موعود حکم عدل

جنابِ کابل اور "زمیندار"

"زمیندار" والوں نے کسی نامعلوم مصلحت کے ماتحت "سرمایہ امداد امان اللہ خان منجانب زمیندار" کے نام سے ایک فنڈ کھول رکھا ہے اور معاملات کابل کے متعلق سب سے زیادہ بصیرت رکھنے والے انسان یعنے جرنیل نادر خان کے اسے ایک بے فائدہ کام قرار دینے اور یہ کہنے کے باوجود کہ "افغانستان کو اہل ہند کے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ روپیہ فراہم کرنے میں مشغول ہیں" لیکن چونکہ ہر ایک زمیندار سے تعلق رکھنے والوں کی تاریک زندگیوں اور قومی بد دیانتیوں سے بخوبی واقف ہے۔ اس لئے باوجودیکہ مسلمانوں میں عام طور پر شاہ امان اللہ خان کے لئے ہمدردی کے جذبات موجود ہیں۔ اس "سرمایہ امداد" میں بہت کم کامیابی ہو رہی ہے مگر زمیندار اس تحریک کو کامیاب اور مقبول ظاہر کرنے کے لئے کس قسم کی کارروائیاں کر رہا ہے۔ اس کی ایک مثال حسب ذیل ہے۔

اس تحریک کے متعلق زمیندار نے جو سب سے پہلا خط شائع کیا۔ وہ عبدالرحیم ۔ عبدالقیوم جنرل مرچنٹ باگ شاہ سٹریٹ پشاور کا تھا۔ جو ۱۹ر فروری ۱۹۲۹ء کا لکھا ہوا ہے۔ اور جس میں سو روپیہ کی رسیدیں طلب کی گئی تھیں۔ ۵ر مارچ ۱۹۲۹ء کو پھر انہی صاحب نے ایک اور خط اپنے پہلے خط کی یاددہانی کے طور پر لکھا۔ لیکن زمیندار نے اسے نمبر ۶۴ دیکر اس طرح شائع کیا۔ کہ گویا یہ خط کسی مزید امداد کا وعدہ ہے۔ حالانکہ اس میں کسی مزید امداد کا وعدہ نہیں۔ بلکہ مطلوبہ رسیدیں جلد بھیجنے کی تاکید کی گئی ہے۔

اسی طرح ایک صاحب "خورسندرائے" نے لکھا ہے۔ کہ انجمن امداد امان اللہ میں چند بارسوخ اور قابل اعتماد ہندوؤں کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو بہت بہتر ہوگا۔ اور خود ایک پھوٹی کوڑی بھی اس "سرمایہ امداد" میں دینے کا وعدہ تک نہ کیا۔ لیکن "زمیندار" نے اسے بھی امداد دینے والوں کی فہرست کو بڑھا کر دکھانے کے لئے "سرمایہ امداد امان اللہ منجانب زمیندار" کے زیر عنوان شائع کر دیا۔

اس قسم کی باتوں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ "زمیندار" کی اس تحریک کو کس قدر کامیابی ہو رہی ہے

"زمیندار" چور کی ڈاڑھی میں تنکا کا مصداق بن کر کئی بار اس قسم کا خوف و ہراس ظاہر کر چکا ہے۔ کہ "حسّاد و بد باطن سرمایہ کو ناکام بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں"۔ "رسیدات کی کتابیں شائع کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا جائے" وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس سرمایہ کی فراہمی کے لئے جو "مجلس انتظامیہ" بنائی گئی ہے۔ اس کے ارکان کے اسماء گرامی کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دال میں کالا کالا ضرور ہے۔ اس مجلس کے سیکرٹری مولوی ظفر علی صاحب خود ہیں۔ جائنٹ سیکرٹری قاضی احسان احمد ایڈیٹر زمیندار ہیں۔ اختر علی ابن ظفر علی اور ڈاکٹر عبدالکریم خاور مہتمم صیغہ اشتہارات "زمیندار" اس کے ارکان ہیں۔ جس مجلس کے یہ لوگ کل پرزے ہوں۔ اس پر سوائے ایسے لوگوں کے کون اعتماد کر سکتا ہے۔ جنہیں "زمیندار فنڈز" کے حالات سے واقفیت نہ ہو۔ ایک ہی گھر کے چار پانچ آدمی مسلمانوں کی جیبیں خالی کرانے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ خود ہی سیکرٹری جائنٹ سیکرٹری اور ارکان کمیٹی بن جائیں۔ تو لوگ ان کے بلند بانگ دعوے سنیں۔ یا ان کی ترکیب کو دیکھیں۔

"زمیندار" نے مولانا شوکت علی کے متعلق لکھا ہے۔

"کیا پاپائے خلافت عامۃ المسلمین کی آگاہی کے لئے بتائیں گے کہ چالیس ہزار کی جس رقم کی منظوری قصر خلافت کی خریداری کے لئے لکھنؤ میں حاصل کی گئی تھی ۔ وہ کہاں خرچ ہوئی ہے۔ اگر فی الواقعہ وہ رقم خرچ نہیں ہوئی۔ تو قوم کی خواہش کے مطابق وہ کیوں شاہ امان اللہ غازی کی خدمت میں نہیں بھیجدی جاتی"۔

لیکن سوال یہ ہے۔ جب خود "زمیندار" کے آقائے ولی نعمت اس سرمایہ کے بانی مبانی ہونے کا فخر رکھتے ہوئے وہ رقم جو انھوں نے افغانی حکومت کے ایک رکن سے بطور قرض حاصل کی تھی۔ عامۃ المسلمین کی خواہش کے باوجود "شاہ امان اللہ غازی کی خدمت میں" نہیں بھیجتے۔ تو مولانا شوکت علی سے یہ مطالبہ کرنے کا کیا حق ہے۔ کہ ہندوستانیوں کا جمع شدہ چندہ "شاہ غازی کی خدمت میں" بھیجدیں۔

"زمیندار" اور اس کے ہم نوا اپنی شجاعت اور بہادری کا ثبوت قبل ازیں "خیبر شکن تقریریں" کر کے کافی سے زیادہ دے چکے ہیں۔ اب اکیلے "زمیندار" نے شاہ امان اللہ خان کو اپنے زور بازو سے تخت کابل پر بٹھانے کا تہیہ کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

شاہ غازی کو تو یلغار کی جب حاجت ہو
کہ مٹا دے نہ زمانہ سے زمیندار مجھے،

گویا اب شاہ غازی کو یلغار کی کوئی حاجت نہیں۔ آپ بے شک قندھار میں آرام سے سوتے رہیں۔ سامان جنگ اور "افواج قاہرہ" کی فراہمی کی دردسری کو یکسر قطعاً ترک کر دیں۔ زمیندار خود بخود ہی موجودہ حکمران کو زمانہ سے مٹا کر رکھ دیگا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر زمیندار نے چپکے چپکے اتنی طاقت اور قوت حاصل کر لی ہے کہ حکومتوں کو اپنی ایک ہی یلغار سے الٹ سکتا ہے۔ تو پھر اس کی اس "گذارش" کا کیا مطلب کہ:۔

ہمفری سے یہ گذارش ہے کہ کابل جا کر
میری یہ نظم سنا دیں سر دربار مجھے،

اس شعر میں زمیندار کا اپنا اعتراف موجود ہے کہ امیر کابل کے موجودہ حکمران تک اپنی نظم پہنچانے کی بھی ہمت نہیں۔ اور وہ اس کے لئے بھی ہمفری کا محتاج ہے۔ اندریں صورت یہ کہنا بیجا نہ ہوگا اس نکتے پر تنا پائی۔

آریہ سماجیوں کی اندرونی حالت

آریہ سماجی دن رات شدھی کی تحریک کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کے لئے ہر جائز و ناجائز وسائل کام میں لاتے رہتے ہیں۔ اور اب تو غیر ممالک میں بھی ویدک پرچار کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ:۔

"۷۵ فیصدی آریہ سماجی گھروں میں توہم پرستی۔ پوپ لیلا برابر جاری ہے ...... دوسروں کو آریہ سماجی بنانے سے پہلے اپنے گھر کو آریہ سماجی بنالیں۔ ہم نے بڑے بڑے آریہ سماجیوں کو دیکھا ہے۔ ان کے گھروں سے آریہ سماج اتنا دور ہے۔ جتنا مغرب کو جانے والا مشرق سے دور ہے۔ کیا یہ دھرم کے ساتھ تمسخر نہیں ... ... کاش! ہم اندر اور باہر سے ایک رنگ رہنا سیکھیں"۔ (آریہ گزٹ ۲ر مارچ)

آریہ گزٹ کی اس صاف گوئی سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہے کہ شدھی کی تحریک سے آریوں کا مقصد سوائے اپنی تعداد میں اضافہ کرنے کے اور کچھ نہیں۔ وگرنہ کیا وجہ ہے۔ وہ خود تو آریہ سماج کی حقیقت سے اس قدر دور جا رہے ہیں۔ مگر اوروں کو اس میں داخل کرنے کے لئے بہت سرگرم ہیں۔ آریہ گزٹ نے اعتراف کیا ہے۔ کہ "۷۵ فی صدی آریہ سماجی گھروں میں توہم پرستی۔ پوپ لیلا برابر جاری ہے"۔ جس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہیں۔ کہ ۷۵ فی صدی آریہ سماجی اپنے اصول مذہب سے منحرف ہو چکے ہیں۔ پس آریہ گزٹ کے مذکورہ بالا الفاظ کے آئینہ میں ایک حقیقت بین آنکھ اس زمانہ کے مرسل و مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کی صداقت کی جھلک دیکھ سکتی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ ایک صدی کے اندر اندر آریہ سماج مٹ جائیگی۔ کیا نصف صدی کے اندر ۷۵ فی صدی سماجیوں کا آریت سے انحراف اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ صدی کا عرصہ اس کی کلی تباہی کے لئے بہت کافی ہے۔

درود شریف

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مندرجہ بالا عنوان سے ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں درود کے متعلق احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و الہامات و ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اول و حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ملفوظات کے اقتباسات جمع کر دئے ہیں جو نہایت متبرک اور ایمان افزا چیز ہے۔ عام استعمال میں لانے کے لئے درسی کتب کے سائز پر علمدگی کے ساتھ رسالہ چھپوایا گیا ہے۔ حجم ڈیڑھ سو صفحہ کے قریب ہے۔ اور قیمت آٹھ آنہ۔ احباب کو اس رسالہ کا نہ صرف خود مطالعہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنے لڑکے لڑکیوں کو بھی پڑھانا ... چاہیئے۔ تاکہ درود کی کثرت ان کے دلوں میں پیدا ہو ... ملنے کا پتہ

مسئلہ ولادت مسیح علیہ السلام کے متعلق

تاویلات رکیکہ کی سعیٔ لاحاصل

بطالت آرائی کا مظاہرۂ کاذبہ

(ایک معزز غیر احمدی مسلم کے قلم سے)

(۳)

جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم ولادت مسیح علیہ السلام کے مضمون پر بزعم خود حقائق عجیبہ اور دقائق غریبہ کا انکشاف کر رہے ہیں۔ اُن کے خیال میں جن رموز لطیفہ اور غموض نفیسہ کی نقاب کشائی وُہ آج کر رہے ہیں۔ وُہ اُن کے مرشد و مجدد جناب مرزا صاحب مرحوم کے حصہ میں مطلق نہ آئے تھے۔ آنجناب کے زعم رفیع القدر میں اگر ولادت مسیح کا تصفیۂ دقیقہ خاص اُن کے موضوعہ دلائل کی ضیا میں حضرت مرشد مامور من اللہ کے سامنے پیش کیا جاتا تو بتیقن تمام آنجناب ولادت بلا پدر کے عقیدہ کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیتے۔ جناب ڈاکٹر صاحب معاذ اللہ اپنے مرشد و مجدد کے قوائے مندبرہ اور متفکرہ کو اس قدر عاجز اور ضعیف خیال کرتے ہیں۔ کہ فراست ماموریت الٰہی سے ہم کنار ہونے کے باوجود وہ اپنے زمانہ کے معمولی مولویوں کے خیالات دقیانوسی کے مقلد اور مقید ہونے پر مجبور تھے۔ اور انشراح صدر کے ساتھ کسی قرآنی مسئلہ پر آزادی سے روشنی نہ ڈال سکتے تھے۔ ہر امر میں الہام الٰہی کے محتاج تھے اس کا صاف مطلب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنجناب مرزا صاحب کی خداداد فراست بالکل کمزور تھی۔ محض آپ علمائے سابق کی لکیر کے فقیر تھے۔ یہ ہے۔ اس معلم القرآن کی حقیقت جس کو جناب ڈاکٹر صاحب قرآنی علم الکلام کا موجد بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا کرتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب بھی اپنے علم الوجدان کی برکت سے صادق الخیال ہیں۔ کیونکہ متبعین کے جس محدود طبقہ میں وُہ اثر انگنی کے متمنی ہیں۔ وہ ان کی ہر ادا اور صدا کو وحی آسمانی سے کم تصور نہیں کرتا۔ عقلا خواہ کچھ ہی خیال کریں۔ اُن کی بلا سے ؛

جذبۂ مغرب نوازی

ڈاکٹر صاحب کے مفروضہ مرشد جناب مرزا صاحب کی وفات پر بہت لمبا عرصہ ابھی نہیں گذرا۔ جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے۔ غالباً بیس ایک سال آنجناب کی وفات پر اس وقت تک گذرے ہونگے مغرب جو اپنے فلسفہ میں کثرت سے قلابازیاں کھا رہا ہے۔ آنجناب کی حیات میں بھی اپنی ساحرانہ ایجادات و اختراعات میں نقطۂ انتہا پر پہونچا ہوا تھا۔ آنجناب ان امور سے کما حقہٗ آگاہ تھے۔ بڑے بڑے دانشمند اور انگریزی دان آپ کی شاگردی میں ہر وقت موجود رہتے تھے اور فلسفہ مغرب کی طلسم آمیز سحر کاریوں سے آپ کو بروقت اطلاع ہوتی رہتی تھی۔ لیکن حق امر یہ ہے کہ آنجناب مرزا صاحب ازدیاد مقلدین کی خاطر اور توسیع حلقہ تلامیذ کے لئے قرآن کو ہاتھ سے چھوڑنا نہ چاہتے تھے۔ وُہ جانتے تھے۔ مکہ کے رؤسائے کفار و مشرکین اس قسم کے بیسیوں مظاہرات کر چکے ہیں۔ لیکن نبیٔ برحق و خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اُن کے ایسے مطالبات کو حقارت و نفرت سے ٹھکرا دیا۔ ورنہ آنحضور پُر نُور صلوٰت اللہ علیہ اگر چاہتے۔ تو کفارِ مکہ کی ایک دو باتیں مان کر ان کو حلقہ ارادت میں شامل کر سکتے تھے۔ اور اس طریق سے دولت اور مال و منال سے بہت جلد لذت اندوز ہو سکتے تھے۔ لیکن یہ طرزِ عمل بہرصورت خدا کے رسُولِ برحق صلعم کی شانِ رفیع المنزلت کے شایان شان نہ تھا۔ یہ شیوہ محض ان لوگوں کا ہو سکتا ہے۔ جو دُنیا کی وجاہت کے طالب اور عاشق ہوں ؛

ایک حیرت خیز امر

ہم پہلے بھی اس جانب اشارہ کر چکے ہیں۔ اور اب مکرر عرض کرتے ہیں۔ کیوں جناب ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم خیال حضرات نے اس تصفیہ کو اپنے مرشد مامور من اللہ کے سامنے ان کی حیات میں پیش نہ کیا۔ کیا جناب مرشد کی وفات کے بعد حال ہی میں یہ جدتِ لطیفہ ڈاکٹر صاحب کے تفکرات عالیہ میں داخل ہوئی ہے۔ یا جناب مرزا صاحب کے زمانۂ حیات میں بھی آپ کا بعینہٖ یہی خیال تھا۔ کہ مسیح ناصری علیہ السلام نُطفہ انسانی سے پیدا ہوئے تھے۔ اگر یہ مابعد کا اضافہ ہے۔ تو ہم جناب ڈاکٹر صاحب کو معذور خیال کرتے ہیں۔ ورنہ اُن کا اور اُن کے مرشدِ حاضر کا فرض تھا۔ کہ خلاف تو کو سبیل الحق والفلاح (فرمودۂ مرزا صاحب) کے حکم کو وقیع خیال کرتے ہوئے اس مسئلہ کو اسی وقت صاف کر لیتے۔ دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو مذکورہ فرمان صادر کرنے والا ان ایسے احکام شائع کرتا رہا۔ جن کی تعمیل غیر ضروری تھی۔ یا اس کے بعض شاگرد اس کی تعلیمات کو غیر وقیع اور ناقابل عمل خیال کرتے ہیں۔ کیا ڈاکٹر صاحب تصریح فرمائیں گے۔ کہ ان دونوں میں سے کونسا امر واقعیت پر مبنی ہے ؛ (واللہ اعلم)

ڈارون تھیوری کا اعادہ

جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنے کسی سابقہ مقالہ مطبوعہ پیغام صلح میں ایک ذوقی یا وجدانی نکتہ "قانونِ ابداء اور اعادہ کے متعلق تحریر فرمایا تھا۔ کہ آدم علیہ السلام کی ولادت ابداء کے ماتحت اور باقی نسل کی پیدائش اعادہ کے زیر اثر ہے۔ اس خود ساختہ آئین کا بطلان تو انشاء اللہ تعالےٰ ہم کسی مابعد کی صحبت کے لئے فی الحال اٹھا رکھتے ہیں۔ لیکن ایک بات جسے ڈاکٹر صاحب خدا جانے کس خوف سے بالبداہت سپرد قلم کرنے سے متامل ہیں۔ اس کے متعلق کچھ کہتے ہیں۔ وُہ اول البشر حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت ہے۔ محولہ بالا سابقہ مضمون میں بھی اور اب بھی آپ اس طرح اندازی کی جانب مائل معلوم ہوتے ہیں۔ کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق غالباً سلسلۂ ارتقاء کے ماتحت ہوئی۔ بخیال غالب آپ کا منشائے حقیقی انسان کو بندر یا کسی اور جانور کی اولاد ثابت کرنے کا ہے۔ لیکن آپ کو یہ خطرہ دامنگیر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرشد مامور من اللہ کی تعلیم اول ذرا ملیامیٹ ہوے۔ اور طبائع اسے قبول کر لیں۔ تو بعد میں جناب بندر کو ابوالبشر بنانے کی سعیٔ مشکور کی جائے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

جناب ڈاکٹر صاحب کے اشارات و کنایات کی روانی اور آپ کے ذوقِ وجدانی کی رام کہانی سے تو ہمیں یہی نظر آرہا ہے اصل حقیقت خدائے علیم و خبیر کو معلوم ہے۔ کیا اربابِ دانش اس پر نگاہ ڈالنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے ؛

جناب مرزا صاحب کے مرموز اشارات

جناب ڈاکٹر صاحب اپنے مضمون میں "مسیح موعود کا مسلک اور آپ کا اشارہ" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں۔ جناب مرزا صاحب "اپنی بعض کتب میں ایسے اشارے ضرور کر گئے۔ جس سے آپ کے علم کلام کا رُخ اس معاملہ میں ایک غور کرنے والے کو پتہ لگ جاتا ہے"۔

..... "عقلمند وُہ ہے۔ جو اشارہ سمجھ جائے۔ اس سے زیادہ اشارہ کرنے کے وُہ مجاز نہ تھے کیونکہ مامور تھے۔ اور خود کسی مسئلہ میں کوئی نیا مسلک اختیار نہیں کر سکتے تھے"! اللہ اکبر۔ بخیال ڈاکٹر صاحب یک مامور من اللہ کی شان ملاحظہ فرمائیے۔ کہ ایک غلط اور خلاف سنت [illegible] اصول پر قائم ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ اُن کی اصلاح نہیں فرماتا ؛

ایک طرف ان الہامات کی بارش ہے۔ کہ اے ہمارے مامور ہم نے آپ کو خود قرآن کی تعلیم دی۔ دوسری جانب اسی قرآن سے متعلق امور غلط باتوں پر یقین کر رہا ہے۔ مامور کا قلبِ صافی ریب اور شک میں موجیں کھا رہا ہے۔ لیکن لب کشائی کی اجازت نہیں۔ دل میں کچھ اور ہے۔ اور لب پر کچھ اور۔ معاذ اللہ۔ خدا اسی میں خوش ہے۔ کہ یہ دل کا تردد ہمیشہ باقی رہے۔ تا آنکہ ایک کہنہ مشق مقالہ نگار اور قرآن پاک کا ماہر خصوصی ایک طویل الذیل مضمون سپرد قلم کرے۔ اور مرشد مامور من اللہ کے علمی نقائص و اسقام کو عالم آشکار بنائے۔ یہ دراصل ایک راہ ہے۔ جو غالباً مرشدِ حاضر کی مجددیت پر منتہی ہونیوالی ہے۔ یا اس سے اسی قبیل کا کوئی دُوسرا مقصد لیا جانا مقصود ہے۔ (واللہ اعلم)

ولادت آدم کی مثال پیدائش مسیح سے

کوئی صحیح الدماغ اگر ایچ پیچ کی راہ کو چھوڑ کر قرآن شریف میں ولادت مسیح علیہ السلام کے مضامین پر نظر ڈالے گا۔ تو اس کو

بہرکیف یہ امر تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ قرآن حکیم آنجناب مسیح علیہ السلام کی ولادت کو بلا پدر پیش فرماتا ہے۔ جناب مرزا صاحب کا عقیدہ اس بارے میں عالم آشکار ہے۔ آپ یہ بھی فرما چکے ہیں۔ کہ حضرت آدم اور مسیح علیہم السلام مثیل فی الولادت تھے۔ قرآن حمید نے فرمایا۔ ان مثل عیسٰی عند اللہ کمثل ادم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون ؕ اگر ڈاکٹر صاحب کا ایمان اس بات پر ہوتا۔ کہ حضرت آدمؑ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت مجردہ سے بغیر کسی علت اولےٰ کے پیدا فرمایا۔ تو وہ ضرور دونوں کو مثیل فی الولادت یقین کرتے۔ جب تک یہ امر واضح نہ ہو جائے کہ آپ کا عقیدہ اس بارے میں صحیح طور پر کیا ہے۔ کوئی فیصلہ مشکل ہے۔ اگر پہلا انسان بندر یا کسی دوسرے جانور سے بخیال بعض پیدا ہوا۔ تو یہ مثال درست نہیں ٹھیرتی۔ اور اگر ادل البشر حضرت آدم علیہ السلام خدا کی قدرت سے بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے۔ تو اس کے سوائے اس آیت کا کوئی دوسرا مطلب ہی نہیں ٹھیر سکتا۔ عند اللہ کے الفاظ نے وارد ہو کر صاف طور پر بتا دیا۔ کہ یہ ولادتیں اللہ تعالےٰ کی قدرت مجردہ کی مظہر ہیں۔ ہاں ایک بات سمجھ لیجئے۔ آدم علیہ السلام کی صورت میں باپ اور ماں دونوں نہ تھے۔ اور حضرت مسیحؑ کی حالت میں ماں موجود تھی لیکن معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جزو کل کے اندر آجاتا ہے۔ اصغر اعظم میں شامل ہوتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی مثال بمقابلہ حضرت آدمؑ کے اصغر ہے۔ اس لئے حضرت مسیحؑ کی ولادت پر حضرت آدمؑ کی ولادت کا حوالہ دینا قطعی اطمینان کا موجب ہے۔ آپ تو حیران ہیں کہ صرف ماں سے بغیر باپ کے حضرت مسیحؑ کس طرح پیدا ہوئے۔ ذرا غور تو کیجئے۔ یہ اس اللہ کریم کی قدرت سے کس طرح بعید ہو سکتا ہے۔ جس نے باپ اور ماں دونوں کے بغیر حضرت آدمؑ کو پیدا فرما دیا۔ پس سچی شہادت وہی ہے۔ جو خدا نے قرآن اور انجیل میں دی۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیحؑ بلا پدر پیدا ہوئے۔ اس کو صرف وہی نہیں مانیں گے۔ جو مشککین فی الدین ہیں ؛

ایمانیات کا سوال

ڈاکٹر صاحب کا بڑا زور اس بات پر ہے۔ کہ مسیحؑ کی ولادت ہمارے ایمانیات میں شامل نہیں۔ یہ خیال نہایت گمراہ کن ہے ہر وہ امر جو قرآن پاک نے بیان فرمایا۔ ہمارا جزو ایمان ہے۔ مثال کے طور پر یوں سمجھئے۔ قرآن پاک نے ارشاد فرمایا۔ حضرت اسحاقؑ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند تھے۔ اب اگر اس قرآنی شہادت کو رد کر دیا جائے۔ اور اس سے اختلاف کر کے کہا جائے۔ کہ یہ بات ہمارے ایمان میں داخل نہیں۔ تو اس سے بڑھ کر اور کیا سفاہت ہو گی۔ نیز دُنیا میں کئی انبیاء آئے۔ قرآن شریف نے کئی ایک کا ذکر فرمایا۔ سوائے دو تین کے کسی کی ولادت کا ذکر نہیں فرمایا۔ اگر ان کی ولادت میں کوئی خاص حکمت نہ ہوتی تو ذکر کی ضرورت ہی کیا تھی۔ یہ مانی ہوئی بات سمجھ لی جاتی۔ کہ ہر کوئی نطفہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مریم صدیقہ کی جانب سے لم یمسسنی بشر و لم اک بغیا کے ذکر کی ضرورت ہی کیا تھی۔ غرض ہر وہ چیز جو قرآن کے اندر موجود ہے۔ اس پر ایمان

لانا۔ ہر ایک مسلم کا فرض ہے۔ اس بات کی ضرورت ہرگز نہیں کہ اسلام لاتے وقت۔ ان تمام تفصیلات کو فرداً فرداً گنوایا جائے۔ جب اس بات کا اقرار لے لیا گیا۔ کہ ہم اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔ تو اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہوتی۔ کہ ہم کاغذ اور سیاہی پر ایمان لاتے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ اس سے مقصود یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ ہر وہ چیز جو اس کتاب میں درج ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ ذرا والذین یؤمنون بما انزل الیک کی تفسیر تو فرمائیے۔ افسوس کس قدر مغالطہ دہی سے کام لیا جا رہا ہے۔ بما انزل الیک سے صریحاً قرآن کریم پر ایمان لانا مراد ہے۔ مگر کیا صرف یہی کہ قرآن خُدا کی کتاب ہے۔ اور جو کچھ اس ربانی کتاب کے اندر مذکور ہے۔ اس کا ماننا ہمارا فرض نہیں عجب ایمان ہے۔ کہ قرآنی مطالب کو اپنے محل سے الگ کرنا۔ ارے صاحب۔ خوفِ خدا کیجئے۔ خود آپ کی حالت بھی قابل رحم ہے ✣

ڈاکٹر صاحب کی علمی دُنیا

ڈاکٹر صاحب "پیغام صلح" ۱۲ مارچ کے مقالہ میں صفحہ ۵ کے تیسرے کالم میں فرماتے ہیں۔ (اس مسئلہ کو) "آج ہم علمی دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتے"! آپ کی یہ علمی دنیا بھی ملاحظہ ہو۔ یہ علمی دُنیا (اہل مغرب) اسلامی پردہ کی سخت مخالف ہے۔ ان کی اپنی عورتیں پردہ کی قیود سے بالکل آزاد ہیں۔ وہ اسلامی پردہ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے اس حصہ کو سخت ناقص خیال کرتے ہیں۔ اب مغرب والوں کے فلسفۂ مدنیت سے خائف ہو کر قرآن پاک کو ان کے سامنے کس طرح پیش کیجئے گا؟ خدا کے لئے کوئی تدبیر تو سوچی ہوتی۔ جس سے آپ مغرب کی علمی دُنیا کو خوش کر سکتے۔ غرض یہ ہے۔ کہ مغربی علوم قرآن پر قاضی نہیں۔ نہ یہ ہمیں کہ ہم ان کی خاطر قرآن کو بدلتے پھریں۔ اہل مغرب کی دولت پر فدائی ہو کر ان کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں ؛

ایک قابلِ غور امر

قرآن شریف نے اللہ تعالےٰ کو قادرِ مطلق ہستی پیش کیا ہے۔ خدائے تعالےٰ جو چاہے۔ اور جس طرح سے چاہے۔ پیدا فرما سکتا ہے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا بلا باپ پیدا کرنا اس کے لئے ہرگز مشکل نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے کسی مقام پر اس امر کی نفی نہیں فرمائی۔ کہ ہم عورت سے بغیر خاوند کے بچہ پیدا نہیں کرینگے۔ سنت اللہ بیشک تبدیل نہیں ہو سکتی۔ لیکن صرف عورت سے کسی بچہ کا قدرتِ مجردہ الٰہیہ سے پیدا ہونا قرآن پاک میں سنت اللہ کے خلاف قرار نہیں دیا گیا دیگر حضرت آدمؑ کی مثال اسی قبیل سے ہے۔ اس لئے دونوں کی مماثلت فی الولادت سے ثابت ہو گیا۔ کہ اس نوع کی پیدائش بھی سنت اللہ میں داخل ہے۔ گو یہ آیات خاصہ اور نادرہ میں سے ہے ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہم نیچریوں کی طرح یہ نہیں کہتے۔ کہ خدا کو قدرت حاصل نہیں۔ یہ ایک مغالطہ ہے۔ کوئی نیچری ہرگز یہ نہیں کہتا کہ خدا معاذ اللہ عاجز ہے۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ قوانین نیچر غیر متبدل ہیں۔ پس دونوں کے اندر در اصل مماثلت موجود ہے۔ اور جناب مرزا صاحب نے ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا۔ کہ ان کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں ؛

موہُوم تفکرات یا وجدانی کیفیات

ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم خیال رفقا سب کے سب اللہ تعالےٰ کو در اصل قادر مطلق خیال نہیں کرتے۔ نطفہ کے امتزاج کا فلسفہ ان کے دل و دماغ پر محیط ہو چکا ہے۔ ان کی نظر کبھی اس جانب نہیں گئی کہ خلاق اکبر نے آفرینش عالم سے قبل حضرت عیسٰی علیہ السلام کی ولادت کو ولادتِ آدمؑ کے مثیل قرار دے کر مقدراتِ ربانیہ میں داخل فرما لیا تھا۔ وکان امرا مقضیا۔ اس پر شاہد صادق ہے۔ آپ تو شاید حضرت مسیحؑ کی بلا پدر ولادت پر متعجب ہیں۔ اور اس کو پروردگار کی قدرت تامہ سے بیرون خیال کرتے ہونگے۔ لیکن ہمارا ایمان تو یہ بھی ہے۔ کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام بھی بدون مس بشری خدائے قادر کی قدرت مجردہ سے پیدا ہوئے۔ واصلحنا لہ زوجہ کے ربانی ارشاد نے آپ کو غلطی میں ڈال رکھا ہے۔ حالانکہ اس کا مطلب واضح یہ ہے۔ کہ عقیمہ عورت کے رحم سے بچہ کے باہر آنے کی استعداد اللہ تعالےٰ نے پیدا فرما دی۔ یا اس کو اپنے صحیح محل پر قائم کر دیا۔ ورنہ نطفہ کیا حقیقۃ رکھتا ہے۔ یہ تو محض ارادۂ الٰہیہ ہے۔ جس سے غیر موجود اور معدوم موجود ہو جاتا ہے۔ جناب مرزا صاحب کا بھی یہی عقیدہ اور ایمان ہے۔ اور تمام علماء ہمیشہ سے یہی یقین کرتے چلے آئے ہیں۔ فلسفۂ مغرب کی دہلیز پر سجدات عبودیت بجا لانا صرف ان لوگوں کا شیوہ ہے۔ جو خدا کی فوق الفوق طاقتوں کو محدود البصری سے ضعیف خیال کرتے ہیں غرض بقول جناب ڈاکٹر صاحب آپ کے مرشد و مجدد مامور من اللہ کے شاگردانِ فلسفہ نواز اس امر پر مامور ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کے [illegible] کی حد تک پہونچ گئیں۔ اور آپ کی تعلیمات کو تحت الثریٰ کی طرف لے جا کر چار چاند لگائیں۔ ثم قتل کیف قدّر و فکر۔ اگر غور و فکر یہی ہے۔ اور انکشافات جدیدہ یہی ہیں۔ تو محرّفین کلام الٰہی نے ان سے کچھ بڑھ کر قدم نہیں مارا۔ (واللّٰہ اعلم) ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔ والسّلام مع الاکرام

ایک پیغامی کی بدلگامی

ایک پیغامی نے نئی دہلی میں آریہ سماج کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے جبکہ آریہ سماج کی طرف سے حضرت اقدسؑ کی کتاب "چشمہ معرفت" کا ایک حوالہ پیش کیا گیا، ذیل کے الفاظ کہے :-

مرزا صاحب کی تحریر میرے لئے حجت نہیں۔ اور ان کی کوئی تحریر خلاف قرآن و حدیث ہو۔ تو میں اُسے پر پشہ کے برابر سمجھتا ہوں۔ مرزا صاحب جیسے لاکھوں۔ کروڑوں خادم اسلام پہلے ہو چکے اور آئندہ ہونگے۔ وہ ایک مجتہد تھے اور مجتہد کی رائے کبھی ٹھیک ہوتی ہے۔ اور کبھی غلط بھی!

آریہ سماج کی طرف سے پنڈت صاحب نے اس کے جواب میں کہا۔

افسوس ہے۔ کہ جن کے زیر سایہ آپ پلے۔ اور جن کی بدولت اس درجہ پر پہونچے۔ اُس انسان کی تحریر کو آپ پر پشہ کے برابر سمجھتے ہیں۔ خیر اب جبکہ آپ نے مرزا صاحب کا جُوا اتار پھینکا ہے۔ اور ان کی تحریر کو حجت نہیں مانتے تو میں بھی اُسے پیش نہیں کرتا۔ مگر بات تو یہ ہے۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب امیر ہو جاتے اور خلافت کا جھگڑا نہ اٹھتا۔ تو ہم دیکھتے۔ کہ آپ کس طرح یہ الفاظ کہتے۔

خاکسار۔ عبد الحمید۔ سکرٹری تبلیغ۔ نئی دہلی

سماٹرا میں تبلیغ اسلام

مخالفین کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں کے باوجود کامیابی

یہاں کے مسلمانوں کا دستور ہے۔ کہ ماہ رجب سے لے کر ماہ رمضان تک مختلف جگہوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج کا قصہ سُناتے ہیں۔ اس لئے ہم نے بھی اس طریق کو اختیار کیا معراج کے متعلق کئی موقعوں پر لوگوں سے بحث ہو چکی ہے۔ ہم نے معراج کے صحیح حالات سنانے کے لئے ۲۶-۲۷ جنوری ۱۹۲۹ء کی رات کو ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں تقریبًا تین سو حاضرین شامل تھے حاضرین نے معراج کے متعلق بہت سے سوالات پیش کئے۔ جن کے جوابات اچھی طرح دیئے گئے۔

پھر ۷-۸-۹ فروری ۱۹۲۹ء کو ہم نے جلسہ کا انتظام کیا۔ جس میں روزہ۔ زکوٰۃ۔ اور عید الفطر کے مسائل اور حکمتیں بیان کی گئیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیاب ہوا۔ اور لوگوں نے ہمارے لیکچر اور وعظ کو بہت پسند کیا۔ ان ہی دنوں ایک مولوی صاحب کی طرف سے خط ملا۔ جس میں معراج کے متعلق مباحثہ کرنے کا چیلنج تھا۔ ہم نے اس چیلنج کو منظور کر لیا۔ اور شرائط وغیرہ طے کر کے یکم رمضان کی شام کو احمدیہ ہاؤس میں مباحثہ ہوا جس میں تقریبًا ۵۰۰ حاضرین تھے۔ منگل کی شام کو ہماری تقریر جیسا کہ بعض غیر متعصب مخالفوں سے بھی معلوم ہوا ہے۔ بہت اچھی اور کامیاب ہوئی۔ لیکن چونکہ مدمقابل مناظر بہت متعصب تھے۔ اور ان کے شاگرد بھی بغرض تحقیق حق جلسہ میں نہ آئے تھے۔ اس لئے انہوں نے بہت شرارتیں کیں۔ جب ان کا مولوی تقریر کے لئے کھڑا ہوتا۔ تو وُہ خاموش ہو جاتے اور تقریر اچھی طرح سنتے تھے۔ لیکن جب ہمارے لیکچرار کی باری آتی۔ تو شور و غل مچاتے اور آپس میں زور زور سے باتیں کرنے لگتے۔ تاکہ ہمارے دلائل پبلک کو اچھی طرح معلوم نہ ہوں۔ بدھ کی شام کو پھر مباحثہ ہونا تھا۔ لیکن اس روز ہمیں معلوم ہوا۔ کہ فریق مخالف کا ارادہ بد ہو گیا ہے اور انہوں نے فساد کرنے کا مشورہ کیا ہے۔ اور یہ بات گورنمنٹ تک بھی پہونچ گئی۔ چنانچہ اُسی روز عبد الرحمٰن صاحب انجمن کے سکرٹری کو حسب ذیل سرکاری پیغام آیا:۔

"جماعت احمدیہ پاڈانگ اس مباحثہ کو ملتوی رکھے۔ اور پھر جب لوگوں کا جوش ٹھنڈا ہو جائے۔ اس وقت مباحثہ کو جاری کرے کیونکہ اگر اس حالت میں اس مباحثہ کو جاری رکھا گیا۔ تو اس میں لڑائی اور فساد کا اندیشہ ہے"۔

ہم نے اُسی وقت ایک چٹھی فریق مخالف کو لکھی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ اس مباحثہ کو ملتوی کر دیا جائے۔ یا اگر اس کو جاری رکھنا ہے۔ تو کہیں محفوظ جگہ میں کیا جائے۔ لیکن اس وقت فریق مخالف نے ہماری بات نہ مانی۔ اور مباحثہ کرنے پر آمادہ رہے۔ اس وجہ سے ہم بھی جلسہ کا انتظام کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ہم نے تجویز کی۔ کہ جب یہ لوگ آئیں گے۔ تو ہم بڑے بڑے آدمیوں سے مشورہ کریں گے کہ اس وقت کیا کرنا چاہیئے۔ الغرض لوگوں کے آنے پر ہم نے معزز آدمیوں کے سامنے جن میں اسسٹنٹ ہیڈ ڈسٹرکٹ بھی شامل تھے مشورہ کیا۔ آخر یہ بات ٹھہری۔ کہ مباحثہ کو اس وقت تک ملتوی رکھا جائے۔ جس وقت تک کہ دونوں فریق میں صلح و صفائی نہ ہو جائے۔

لیکن اس تصفیہ کے بعد وہ لوگ جو مباحثہ سننے کے لئے آئے تھے۔ اور جن کی تعداد قریبًا تین ہزار تھی۔ ہمارے سابق سکرٹری مسمی طاہر صاحب کو گالیاں دینے لگ گئے۔ بلکہ بعضوں نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ نیز مولوی رحمت علی صاحب اور حاجی محمود احمد صاحب کو بھی گالیاں دینے لگے۔ بعض عاقبت نااندیش دشمنوں نے ہمارے مکان احمدیہ ہاؤس پر پتھر پھینکے۔ لیکن خداوند کریم کے فضل سے پتھر کسی کو نہ لگے۔ الغرض قریبًا دو گھنٹہ تک یہ لوگ ہمیں گالیاں دیتے رہے۔ اور قسم قسم کی شرارتیں کرتے رہے۔ لیکن باوجود ان کی ان شرارتوں اور مخالفتوں کے ہمیں یہ کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ دو احباب اسی جگہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔

اس کے علاوہ ایک اور مباحثہ کا چیلنج ایک بڑے مولوی خطیب علی صاحب سے جو کہ مقلدوں کے لیڈر اور بہت ہی متعصب اور مناظرہ میں زبان دراز بہت مشہور ہے۔ کی طرف سے آیا ہے۔ مباحثہ صداقت مسیح موعودؑ پر ہوگا۔ انہوں نے مباحثہ کے لئے گورنمنٹ سے اجازت لے لی ہے۔ اور گورنمنٹ کو بھی اطلاع مل چکی ہے۔ کہ یہ مباحثہ ۱۸-۱۹ شوال کو ہوگا۔ اس لئے جماعت احمدیہ پاڈانگ تمام بزرگان ملت اور تمام احمدی بھائیوں سے دعا کی درخواست کرتی ہے۔ کہ آپ ہماری کامیابی کے لئے خاص طور پر اور درد دل سے دُعا کریں۔

خاکساران:۔ ابوبکر پریذیڈنٹ ۔ عبد الرحمٰن سکرٹری

آدو دھرمیوں کی ہندوؤں سے علیحدگی

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۲۹ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آدو دھرمیوں کا جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد خاصی تھی۔ لیکچرار نے جس کا نام غالبًا سنگھو رام تھا پُر درد تقریر کرتے ہوئے حسب ذیل باتیں بیان کیں۔ بیان کیا۔ کہ ہم وہ لوگ ہیں۔ جو اس ہندو قوم کے آنے سے پہلے ہندوستان میں آباد تھے۔ اور اس جگہ کے حکمران تھے۔ لیکن اس قوم نے غلبہ حاصل کر کے ہمارے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا۔ ہماری قوم کے کچھ حصہ نے تو ان کی غلامی اختیار کر لی۔ اور کچھ حصہ غلامی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوا پہاڑوں میں جا بسا جن میں سے گونڈ۔ بھیل وغیرہ موجود ہیں۔ اب جب ہم نے ہوش سنبھالا اور گورنمنٹ تک اپنی آواز کو پہونچایا۔ اور ہندو قوم سے اپنی علیحدگی کا اظہار کیا۔ تو ہندوؤں کو اپنی قوم کی بربادی کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ انہوں نے ہمیں پھر اپنے جال میں پھنسانے کے لئے کہیں دلت ادھار اور کہیں اچھوت ادھار کے نام سے سبھائیں کھول دیں۔ اور ہمیں دعوت دینی شروع کر دی۔ کہ تم ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی ہو۔ آؤ ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ ہم تمہارے ساتھ بیٹھنے کو تیار اور کھانے پینے کو تیار ہیں۔ لیکن یاد رکھو۔ یہ ہمارے پاس ہماری ہمدردی کے لئے نہیں بیٹھتے۔ بلکہ ہمیں دلاسا دے کر اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں۔ جب مطلب نکل گیا۔ تو پھر تم کون۔ اور ہم کون۔ اب تو کہتے ہیں۔ تمام حقوق دینگے۔ لیکن کل کو کہیں گے۔ پرے ہٹ جاؤ۔ کہیں ہم بھرشٹ نہ ہو جائیں۔ ان کا ہرگز ہرگز اعتبار نہ کرو۔ میں اس قوم کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ صرف مطلب کی یار ہے۔ اب تم اپنے آپ کو ہندو مت کہو۔ جب کوئی پوچھے۔ تو کہو۔ ہم آدو دھرمی ہیں۔ اگر یہ یاد نہ رہے۔ تو رامداسی کہو۔ اگر یہ بھی یاد نہ رہے۔ تو چوہڑے چمار کہہ لو لیکن ہندو مت کہو۔

۱۹۳۰ء میں مردم شماری ہونیوالی ہے۔ اس میں اپنے آپ کو آدو دھرمی لکھاؤ۔ ہندو مت لکھاؤ۔ ہم اپنی تعداد علیحدہ دکھا کر علیحدہ حقوق لینا چاہتے ہیں۔ ہم سات کروڑ ہیں۔ لیکن ہمیں کوئی حقوق نہیں دئے گئے۔ ہم گورنمنٹ سے مدد طلب کرتے ہیں۔ وہ ہمارے حقوق ہندوؤں سے لے کر ہمیں دے۔ ہندوؤں سے ہرگز مت امید رکھو۔ کہ وُہ تمہیں کچھ دینگے۔

ہندو قوم کا ہرگز اعتبار نہ کرو۔ ان کی چکنی چپڑی باتیں ہم نے بہت عرصہ سنیں۔ اور اعتبار کیا۔ لیکن سب بے فائدہ۔ اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ میں طاقت پیدا کرو۔ ان کے بزرگ ہماری قوم کو شاستر وغیرہ کے پڑھنے سے روکتے تھے۔ اور جو غلطی سے کہیں اس جرم کا مرتکب ہو جاتا۔ تو سخت سزا دی جاتی تھی۔ اب ہم ان کے شاستروں اور منوسمرتیوں کو دُور سے سلام کرتے ہیں۔ یہ ان کو اپنے پاس رکھیں ہمیں ان سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم اپنے گرو کی بانی پڑھینگے۔ ہمارے لئے یہی کافی ہے۔ ہم خواہ ان ہندوؤں کے لئے اپنی جان بھی دیدیں۔ تب بھی ہم ان کی نظروں میں حقیر ہی رہیں گے۔ میں آپ کو تین باتوں پر عمل کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔ اگر ان پر ہماری قوم نے عمل کر لیا۔ تو پھر ہم اپنے تمام حقوق حاصل کر لیں گے۔ اوّل آپس میں اتفاق قائم کرو۔ اور تکلیف کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرو۔ مسلمان قوم سے ہماری کوئی لڑائی نہیں۔ نہ انھوں نے ہمارے ساتھ کوئی بُرا سلوک کیا ہے۔ اگر انہوں نے ہمارا فائدہ نہیں کیا۔ تو ہمیں کوئی نقصان بھی نہیں پہونچایا۔ اس کی مدد کرو۔ جو قوم تمہاری مدد کرے۔ دوم۔ اپنی اولاد کو تعلیم دلاؤ۔ تیسرے۔ اپنے آپ کو آدو دھرمی کہلاؤ۔ ہندو کا لفظ اڑادو۔ ہم ہرگز ہندو نہیں ہیں۔ اخیر پر اس نے ریزولیوشن جو رائل کمیشن کے حضور پیش کیا گیا تھا۔ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مولوی محمد یوسف صاحب نے چند منٹ تقریر [illegible] کی فضیلت کی۔ اور نیز اسلام کے متعلق غور کرنے کی تحریک کی۔ (نامہ نگار)

۱۱

احمدی مبلغین کی تبلیغی کوششیں

دس دن میں چوالیس اصحاب نے بیعت کی

مکرمنا جناب ناظر صاحب کے حکم سے خاکسار دورہ تبلیغ کے لئے پہلے منٹگمری کے علاقہ میں گیا۔ اور بعض مقامات پر تبلیغ کر کے پھر علاقہ شیخوپورہ میں گیا۔ پہلے سید والہ میں کئی روز تبلیغ کی۔ جہاں علاوہ احمدی احباب کے انتظام میں تقریریں کرنے کے غیر احمدیوں نے بھی اپنی مسجد میں خود اپنے انتظام سے منادی کرا کر دو دفعہ تقریریں کرائیں جن سے سامعین نہایت محظوظ اور متاثر ہوئے۔ پھر سید والہ سے چک نمبر ۵۶۵ میں جانے کا حکم ملا۔ جو ننکانہ سے چند کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں ایک مولوی محمد عبداللہ صاحب سے گفتگو کی تقریب تھی۔ جاتے ہی تبادلہ خیالات کے لئے رقعہ بھیجا گیا۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب نے عذر کیا۔ کہ میں نہیں آسکتا۔ وہاں کے کئی اشخاص آئے۔ جن میں منشی قادر بخش صاحب اپنی وجاہت اور حیثیت کے لحاظ سے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے آنے پر مجمع میں مسئلہ وفات مسیح۔ ختم نبوت۔ صداقت مسیح موعود پر خوب روشنی ڈالی گئی۔ جلسہ کے خاتمہ پر خدا کا یہ فضل ہوا۔ کہ چوبیس کس نے بیعت کی۔ جن میں منشی قادر بخش صاحب موصوف نے بیعت کے لئے سب سے پہلے اپنے تئیں پیش کیا۔

اس کے بعد مرکز میں واپس آکر ۱۶ مارچ کو موضع ماں فنا تحصیل بٹالہ میں تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ وہاں بھی خوب تقریریں ہوئیں۔ جن کا اثر خدا کے فضل سے یہ ظہور میں آیا۔ کہ بیس اشخاص نے بیعت کی۔ گویا دس بارہ دن کے اندر اندر مولیٰ کریم کے فضل اور رحم سے چوالیس اشخاص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک ثم کذالک۔

خاکسار ابو البرکات غلام رسول راجیکی۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ۔

جہلم میں مذہبی کانفرنس اور نمائندہ جماعت احمدیہ کی شرکت

آریہ سماج جہلم کے سالانہ جلسہ پر ۱۶ مارچ ۱۹۲۹ء کو ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ مضمون "میرا مذہب مجھے کیوں پیارا ہے" تھا۔ جماعت احمدیہ جہلم کی طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب فاضل جالندھری تشریف لائے۔ کارروائی کانفرنس ساڑھے آٹھ بجے شام شروع ہوئی۔ جلسہ گاہ اس قدر پر تھی۔ کہ لوگوں کو جگہ ملنی مشکل ہو گئی۔ سب سے پہلے رادھا سوامی مذہب کے نمائندہ نے اپنا مضمون پڑھا۔ اس کے بعد انجمن اسلامیہ۔ آریہ سماج سکھ۔ عیسائی اور احمدی نمائندگان نے اپنے مضمون سنائے۔ گذشتہ سال کی مذہبی کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ فاضل جالندھری کے مضمون ایشور سروپ یعنی تصور باری تعالیٰ کی قبولیت اور فاضل موصوف کی قوت گویائی نے سامعین کے دلوں پر جو اثر کیا ہوا تھا اس کی وجہ سے وہ بڑی بے تابی اور شوق سے اس دفعہ جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے مضمون کا انتظار کر رہے تھے۔ مگر ان کے رنج کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا۔ کہ احمدی نمائندہ کا مضمون سب سے آخر رکھا گیا ہے۔ گیارہ بجے کے بعد احمدی نمائندہ نے اپنا مضمون جو چھپا ہوا تھا۔ پڑھ کر سنایا۔ چونکہ مضمون کی وسعت کے لحاظ سے وقت نصف گھنٹہ بہت قلیل تھا۔ اس لئے آپ نے مختصر طور پر صرف بارہ وجوہ اپنے مضمون میں اسلام کی برتری کے پیش کئے۔ خدا کے فضل و کرم سے مضمون کی معقولیت اور پسندیدگی اور فاضل لیکچرار کی جادو بیانی اس سے ظاہر ہے۔ کہ جلسے کے اختتام پر ہمارے مضمون کو جو کافی تعداد میں چھپوایا گیا۔ بڑی خوشی سے طلب کیا گیا۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ میں اکو بہت پسند کیا گیا۔ ہندو سکھ بھی یہ فرماتے ہوئے سنے گئے۔ کہ احمدی نمائندہ کا مضمون بہت اچھا تھا۔

ایک ہی سٹیج پر مختلف مذاہب کے نمائندوں کا بغیر کسی دوسرے مذہب پر حملہ کرنے کے اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنا ایک بہت عمدہ اور صلح کن طریقہ ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے ہی اسے پیش فرمایا ہے۔

دوسرے روز میں نے جناب پردھان اور منتری صاحبان آریہ سماج سے ہمارا مضمون اخیر وقت پر رکھنے کے متعلق شکایت کی۔ تو انھوں نے فرمایا۔ کہ آپ کا مضمون دانستہ اخیر وقت پر اس خیال سے رکھا گیا تھا۔ کہ لوگ اخیر وقت تک بیٹھے رہیں۔

اخیر میں میں یہ افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ آریہ لیکچرار صاحب نے کانفرنس کے قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسلام اور عیسائیت پر حملہ بھی کر دیا۔ جو جائز نہ تھا۔ ہمارے آریہ سماجی دوست اگر کانفرنس کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔ تو آیندہ اشارۃً یا کنایۃً کسی پر حملہ نہیں ہونا چاہیئے۔

خاکسار سیکرٹری انجمن احمدیہ جہلم

ختم نبوت پر گفتگو

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۷ مارچ ۱۹۲۹ء کو ضلع گمٹالہ تحصیل شکرگڑھ گئے۔ وہاں ایک مولوی صاحب سے ختم نبوت پر گفتگو ہوئی۔ مولانا بقاپوری نے قریباً نصف گھنٹہ اجرائے نبوت پر قرآن کریم سے استدلال کیا۔ نیز ائمہ دین کے حوالات بھی پیش کئے۔ جن کا جواب دینے کی بجائے مخالف مولوی نے نہایت بیہودہ کلامی شروع کر دی۔ اور خواہ مخواہ مجمع کو مشتعل کرنے کی کوشش کی بعض لوگوں نے شرارت کرنی چاہی۔ لیکن چودھری فیض محمد صاحب نے جو ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں اس سے باز رکھا اور کہا۔ کہ احمدی مولوی صاحبان ہمارے مہمان ہیں۔ ان کے ساتھ بدتہذیبی نہیں کرنی چاہیئے۔ جس کے لئے ہم ان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

سید محمد لطیف از چک قاضیاں ضلع گورداسپور

لدھیانہ میں جلسہ

۲ مارچ ۱۹۲۹ء کو جلسہ کا انتظام دار البیعت میں کیا گیا۔ الحمد للہ کہ پبلک امید سے زیادہ شریک جلسہ ہوئی۔ ایک معزز غیر احمدی خواجہ محمد خلیل صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ حافظ عبدالوحید صاحب نے تلاوت قرآن شریف فرمائی۔ اور مولوی یار محمد صاحب نے "اسلام اور آریہ مذہب کا مقابلہ" کرتے ہوئے صداقت اسلام پر پنڈت لیکھرام کے واقعہ کو پیش کیا۔ مجمع میں بعض ہندو اصحاب بھی تھے۔

مبارک علی شاہ از لدھیانہ

نقل و حرکت مبلغین

(۱) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بسید والہ ننکانہ صاحب چک نمبر ۵۶۲ و ۵۶۵ ضلع لائل پور کے دورہ سے واپسی پر ۱۷ مارچ کو موضع خان فتا ضلع گورداسپور بھیجے گئے۔ ۲۰ مارچ کو واپس آئے خان فتا میں ۲۰ کس اور سید والہ و چک نمبر ۵۶۲ و ۵۶۵ کے دورہ میں ۲۴ کس داخل سلسلہ ہوئے (۲) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری تحصیل شکرگڑھ کے دورہ سے فارغ ہو کر تحصیل پٹھان کوٹ کا دورہ کر رہے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ پٹھان کوٹ بھی ان کی معیت میں ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب کو نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے نمائندہ مقرر کیا گیا ہے (جیسا کہ مبلغین میں سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی اللہ دتا صاحب کو بھی) اور ان کا مجلس مشاورۃ پر حاضر ہونا ضروری ہے۔ اس لئے اگر ان کا دورہ ناتمام رہا۔ تو مجلس مشاورت کے بعد پھر اسی تحصیل میں واپس جائینگے (۳) مولوی یار محمد صاحب کو کمشنری راولپنڈی کے اضلاع کے لئے مقرر کر کے روانہ کر دیا گیا ہے۔ مولوی صاحب کا مفصل پتہ آئندہ پر اعلان کر دیا جائیگا۔ تاکہ ان اضلاع کے ضرورتمند احباب اُن سے فائدہ اٹھائیں (۴) مولوی اللہ دتا صاحب صیغہ تالیف و تصنیف کے ماتحت کتاب عشرہ کاملہ کا جواب لکھنے میں مصروف ہیں۔ گو ان کو ضرورتاً بعض تبلیغی مہمات کے لئے باہر بھی بھیجنا پڑتا ہے۔ اور آپ حال ہی میں سیالکوٹ و جہلم کی آریہ سماج کی مجوزہ مذہبی کانفرنسوں میں مضمون پڑھنے کے لئے بھیجے گئے تھے (۵) مولوی علی محمد صاحب اجمیری کو ضلع ہوشیارپور کے دورہ کے لئے بھیجنے کا ارادہ تھا۔ لیکن بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دہ ایک دوسری خدمت پر مامور کئے گئے ہیں (۶) جماعت احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ ۲۳ لغایت ۲۶ مارچ مقرر ہوا ہے۔ جس میں تقریروں کے لئے ۲۲ مارچ کو مولوی

مرکزی انجمنوں کی اطلاع کیلئے

مجلس مشاورت کے مبارک ایام بہت قریب آ رہے ہیں میں چاہتا ہوں۔ کہ ان ایام تک ۷ ر جون کے جلسوں کی جو ذمہ واری صوبجات در اضلاع کی مرکزی انجمنوں پر ڈالی گئی ہے۔ اس سے وہ بہت حد تک سبکدوش ہو جائیں۔ اس لئے مرکزی انجمنوں کے عہدہ داران کی خدمت میں تاکید اکید ہے۔ کہ اپنے اپنے علاقوں میں ۲ ر جون کے جلسوں کے انعقاد کے لئے خاص طور پر کوشش فرمائیں۔ اور جو صاحب بطور نمائندہ انکی طرف سے مجلس مشاورت میں شمولیت کیلئے تشریف لائیں۔ ان کے پاس اس مرکزی انجمن کی طرف سے ایک فہرست ہونی چاہیئے جس میں تفصیلاً ان امور کا ذکر ہو۔ (۱) مرکزی انجمن اپنے علاقہ میں کہاں کہاں جلسوں کا انتظام کر چکی ہے؟ (۲) منتظمین جلسہ کے اسماء اور ان کے مکمل پتے۔ (۳) لیکچراروں کے نام معہ مکمل پتوں کے۔

میں ان احباب سے بھی جو کسی مرکزی انجمن کی طرف سے بطور نمائندہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ یہ بات خاص طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ مرکزی انجمن سے اس قسم کی فہرست لے کر تشریف لائیں۔ اور پھر اس فہرست کو دفتر ترقی اسلام میں دیدیں

خاکسار سکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان

ہر قسم کے لٹریچر کی ضرورت

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ قادیان میں نظارت تالیف و تصنیف کے ماتحت ایک لائبریری قائم کی گئی ہے جس میں ہر قسم اور ہر فن کی کتب مہیا کرنے کے علاوہ یہ بھی کوشش ہے۔ کہ تمام ایسی کتب اس لائبریری میں جمع کی جائیں۔ جو اسلام یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمنوں نے وقتاً فوقتاً شائع کی ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ ان کا ریکارڈ لائبریری میں محفوظ رکھا جائے تا کہ آنیوالی نسلیں دیکھیں کہ ہمارا سلسلہ کیسی کیسی شدید مخالفت سے گذرا ہے۔

یہ ایک نہایت اہم اور ضروری کام ہے۔ اسلئے مجلس مشاورت پر آنے والے احباب اپنے ساتھ ایسی کتابیں اگر مل سکیں۔ تو ضرور لیتے آویں۔ کتابیں معہ نام معطی کے رجسٹر میں شکریہ سے درج کیجائینگی

خاکسار شیر علی۔ ناظر تالیف و تصنیف

اعلانات امور عامہ

(۱) امور عامہ کے کام کے متعلق رپورٹوں کے لئے الفضل میں اعلان شائع ہوا تھا۔ ابھی تک صرف بیس سیکرٹریوں نے رپورٹیں بھجوائی ہیں۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے براہ مہربانی سکرٹری صاحبان جلد رپورٹیں بھجوائیں۔

(۲) ایک احمدی حجام کا کام احمدیت کی وجہ سے اپنے گاؤں میں نہیں چل سکتا۔ وہ مثلاشی روزگار ہیں۔ اگر کوئی احمدی دوست انکو بطور باورچی یا کسی احمدی گاؤں میں ان کے پیشہ کے کام کا انتظام کرادیں۔ تو بڑی مہربانی ہوگی۔

(۳) سیمنٹ کمپنی کو ایک میکینکل انجینئر کی ضرورت ہے۔ جو اپنے کام میں اچھا ماہر ہو۔ اور انگریزی خط و کتابت اور بولنے کی خوب قابلیت رکھتا ہو۔ ابتدائی تنخواہ امیدوار کی شخصیت اور قابلیت کے مطابق ۷۵ سے ۱۵۰ روپے تک ہو سکتی ہے۔ لیکن ترقی ۵۰۰ روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ میکینکل انجینئر کے علاوہ B.S.C. بھی جو کچھ سمنٹ کا کام جانتا ہو۔ درخواست کر سکتا ہے۔ اس پوسٹ کیلئے بہت جلد درخواستیں بمعہ نقول اسناد۔ دفتر امور عامہ میں بھیجدیں۔ درخواست پر سرنامہ چھوڑ دیں۔ ہم خود پُر کر کے منزل مقصود تک پہنچا دینگے۔

(۴) سنگر مشین کمپنی کو ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۱۸ روپیہ ماہوار ۲ روپیہ سالانہ ترقی۔ مشینوں کی فروخت پر ۲۰ فیصدی کمیشن بھی ملیگا۔ ضلع پشاور میں کام کرنا ہوگا۔ ۱۵۰ روپیہ نقد اور ایک ہزار روپے کی شخصی ضمانت دینی ہوگی۔ جو صاحب اس کمپنی کی ملازمت کرنا چاہیں۔ بہت جلد اپنی اپنی درخواست بمعہ تصدیق چال چلن و احمدیت سکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی۔ ایک ہفتہ تک دفتر ناظر امور عامہ میں بھیج دیں۔

محمد صادق ناظر امور عامہ

ضرورت کاتب

رپورٹ مجلس مشاورت جو کم و بیش ساڑھے تین سو صفحات پر مشتمل ہوگی۔ اس کی کتابت کے واسطے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایک ایسے کاتب کی ضرورت ہے جو ڈیڑھ ماہ میں اس کام کو سرانجام دے سکے۔ خواہشمند احباب فوراً اپنی درخواستیں دفتر ہذا کو بھیج دیں۔ اور یہ بھی تحریر کریں۔ کہ اجرت کم از کم کس قدر منظور کریں گے۔ کام اپریل کے تیسرے ہفتہ سے شروع ہوگا۔

خاکسار یوسف علی سیکرٹری مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء

وی پی کی اطلاع

جن احباب کا چندہ الفضل ۱۵ ر مارچ سے ۱۵ ر اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ وہ براہ مہربانی اپنا اپنا چندہ مجلس مشاورت پر آنے والے کسی نمائندے کے ہمدست بھجوا دیں۔ ورنہ اپریل کے پہلے ہفتے میں وی۔ پی حاضر ہوں گے۔ اور جن کے وی پی انکاری واپس آئیں گے۔ ان کے نام سے اخبار تا وصولی بند رہے گا۔

اخبار سن رائز کے متعلق بھی یہی عرض ہے۔

مصباح۔ کا چندہ جن کا گذشتہ اکتوبر ۱۹۲۸ء سے یا مارچ ۱۹۲۹ء تک ختم ہے انکو بھی یکم اپریل کو وی پی ہونگے امید کرتا ہوں وصول کر لئے جاویں گے۔

مہتمم طبع و اشاعت قادیان

اقتباسات

"جمعیۃ العلماء ہند کا واحد ترجمان "زمیندار""

"جو بات زمیندار کے قلم سے ایک بار نکل چکی ہے۔ اس کو آخر تک نباہنا اس کا فرض ہو گیا ہے۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ ہمعصر موصوف اپنے فن دروغگوئی اور اشاعت کذب و زور میں اس قدر کمال حاصل کر گیا ہے۔ کہ وہ اپنی غلط بیانی کے ازالہ کیلئے معذرت بھی ضروری نہیں سمجھتا۔ اور نہ اس میں اپنی بے راہ روی کا کوئی احساس باقی رہا ہے۔" (الجمعیۃ ۹ مارچ ۱۹۲۹ء)

"زمیندار" کی دروغ بافیاں

"آقا ظفر علی خاں کا رویہ اور ان کے اخبار زمیندار کا سفیہانہ پروپگنڈا اور رسوائیانہ طرز صحافت نفاق و شقاق اور تخریب وطن کے وہ وہ سامان پیش کر رہا ہے۔ جنکی موجودگی میں ہندو آزاد ہو جائیں تو ہو جائیں مگر سات کروڑ فرزندان توحید کی گردنوں سے غلامی کا طوق نکلنا ناممکن نظر آ رہا ہے۔

آقائے موصوف جو قدم اٹھاتے ہیں وہ جلب منفعت اور تحصیل زر کے سوا کسی دوسری راہ پر راہ روی کا عادی نہیں رہا۔ چونکہ آپ کے اخبار زمیندار کی نہرو رپورٹ کے سلسلہ میں بے حد کم وقعتی ہو گئی تھی اس لئے آپ نے افغانستان کے معاملہ میں وہ ہنگامہ زائی اختیار کی کہ آپ کی خشک جوئے زریں کا آب رفتہ پھر آہستہ آہستہ واپس ہونے لگا چونکہ آپ کو علی برادران سے ازلی اور ابدی دشمنی ہے۔ لہذا افغانستان کی امداد کا سلسلہ بھی آپ نے چھوٹا نی مل کی فتنہ انگیزی سے شروع کیا اور اپنے اخبار کو صرف علی برادران کے سب و شتم پر وقف کر دیا۔ اہانت کا کوئی طریقہ دروغ بافی کا کوئی سلسلہ ایسا نہیں۔ جو ان کے متعلق اختیار نہ کیا جا رہا ہو۔" (الخلیل ۸ مارچ ۱۹۲۹ء)

اہل حدیث کانفرنس کی ناکامی

آج اہلحدیث کانفرنس کی ناکامی کو ہم میں سے ہر شخص نہایت تکلیف کے ساتھ محسوس کر رہا ہے جماعت اہلحدیث کانفرنس سے جس قدر توقعات وابستہ کئے ہوئے تھی افسوس کہ وہ تمام توقعات بہت بُری طرح سے مجروح ہوئیں۔ جماعت سمجھتی تھی۔ کہ کانفرنس ہماری تعلیمی تنظیمی اور تبلیغی ضروریات کی واحد ملجاء و ماویٰ ہوگی۔ لیکن

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

کانفرنس ایک بھی ایسا مدرسہ یا دار الحدیث قائم نہیں کر سکی۔ جس میں فاضل محدث اور اعلیٰ قابلیت کے علماء اور اساتذہ تیار ہوتے ہیں (توحید ۱۶ مارچ ۱۹۲۹ء)

وصیتیں

نمبر ۲۹۴۵:۔ میں غلام محمد زرگر ولد میاں مراد بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگر عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن سیدوالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ر نومبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان سکونتی جو کہ موضع سیدوالہ میں ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ایک ہزار روپیہ ہے۔ اور ایک دکان جس کی قیمت ۵۰۰ روپیہ ہے۔ موضع سیدوالہ میں ہے۔ جس کے نصف کا میں مالک ہوں اور ایک زمین سفید قادیان محلہ دارالرحمت میں نمبر ۷ میں سے ۵ مرلہ کا مالک ہوں جس کی قیمت ۲۰۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ تقریباً ۴۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط

العبد موصی غلام محمد زرگر بقلم خود (گواہ شد) خاکسار وزیر بیگ سیدوالہ بقلم خود (گواہ شد) احمد الدین زرگر بقلم خود۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ پنڈی چری ضلع شیخوپورہ

نمبر ۲۹۴۳:۔ میں شیر محمد احمدی ولد میاں غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگر عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن سیدوالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ر نومبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ تخمیناً پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد موصی۔ شیر محمد زرگر بقلم خود (گواہ شد) وزیر بیگ سیدوالہ بقلم خود گواہ شد۔ غلام محمد والد موصی غلام محمد زرگر بقلم خود۔

نمبر ۲۹۶۴:۔ میں حضرت گل ولد زالب دین قوم دولت خیلی عمر ۴۳ سال ساکن لاچی بالا ضلع کوہاٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد بصورت اراضی زرعی تعدادی آٹھ کنال واقعہ موضع لاچی بالا جس میں میرا تیسرا حصہ ہے۔ اور اس ثلث کی قیمت تقریباً ۷۰ روپے ہے لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۵ روپے ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ ۱۱ روپے ماہوار پنشن ملتی ہے میں تازیست اپنی کل آمد ماہوار مع پنشن کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے: فقط

العبد موصی۔ حضرت گل احمدی حال ملازم قلعہ میگزین فیروزپور تاریخ ۲۲ جنوری ۱۹۲۹ء (گواہ شد) محمد عبداللہ کلرک قلعہ میگزین فیروزپور گواہ شد:۔ علی محمد عفی عنہ کلارک ملٹری اکونٹس فیروزپور ۲۲/۱/۲۹

نمبر ۲۹۴۴:۔ میں محمد علی ولد فقیر محمد قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن بکٹ گنج تحصیل مردان ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری حسب ذیل جائداد غیر منقولہ ہے۔

(۱) تخمیناً ۷ جریب اراضی مشترکہ نہری و بارانی واقعہ رقبہ کوٹ جھونگڑہ تحصیل مردان سے نصف حصہ کا میں مالک ہوں

(۲) ایک عدد مکان خام معہ دکان واقعہ آبادی بکٹ گنج کا واحد مالک ہوں (۳) ماہوار آمد یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا فقط ۲۵/۲/۲۸

العبد۔ محمد علی احمدی ساکن بکٹ گنج حال سول ناظر پشاور:

گواہ شد۔ عبدالمجید احمدی سب انسپکٹر دفتر انسپکٹر جنرل پولیس پشاور گواہ شد۔ محمد بشیر احمد ولد میاں خدا بخش جٹ بھٹہ ساکن وزیر آباد حال پشاور۔ (گواہ شد) فضل الرحمن احمدی ولد محمد علی بقلم خود شہر پشاور

نمبر ۳۰۰۱:۔ میں مسماۃ عائشہ بی بی زوجہ سید حیدر شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مونگ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی ۲۲۲ روپے اور مہر ۱۵۰ روپیہ ہے۔ اور ماہوار پنشن ۸ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط کاتب الحروف

سید حیدر شاہ سیکرٹری انجمن احمدیہ مونگ ضلع گجرات (گواہ شد) سید حیدر شاہ ولد ستار شاہ سکنہ مونگ بقلم خود خاوند موصیہ

العبد عائشہ بی بی: گواہ شد۔ سید حیدر شاہ ولد چمن شاہ سکنہ منڈیر ضلع گجرات:

نمبر ۳۰۰۱:۔ میں ملک بشیر علی خاں احمدی ولد ملک نصیر الدین خاں احمدی قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر قریباً بتیس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن کنجاہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ر فروری ۱۹۲۹ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت دس مرلہ زمین سکنی محلہ دارالرحمت قیمتی ایک سو پچیس ۱۲۵ روپیہ واقع قادیان ہے۔ اور کوئی جائداد نہیں۔ میرے والد صاحب بزرگوار خدا کے فضل سے حیات ہیں۔ میں اس وقت بطور تجارت کے کام کرتا ہوں جس کی آمدنی کا صحیح اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا جو کچھ بھی ہوا کریگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بکر رآنکہ اندازہ آمدنی ۳۰ روپے ماہوار اوسط ہے

الراقم:۔ ملک بشیر علی خان حال وارد قادیان بقلم خود (گواہ شد) محمد ظہور الدین اکمل (گواہ شد) احمد فخر الدین احمدی ملتانی بقلم خود۔ (گواہ شد) غلام احمد مجاہد قائم مقام پروفیسر جامعہ احمدیہ:

نمبر ۲۹۷۷:۔ میں عبدالعزیز ولد محمد الدین قوم آوان پیشہ لوہار عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بھیرہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ۔ آج بتاریخ ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۷ دسمبر ۱۹۲۸ء

العبد:۔ نشان انگوٹھا عبدالعزیز حال وارد قادیان

گواہ شد:۔ عاجز محمد ابراہیم سیکنڈ ماسٹر و سیکرٹری وصایا ننکانہ صاحب حال وارد قادیان دارالامان۔ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ کلرک آرسنل فیروزپور ۲۷ دسمبر ۱۹۲۸ء حال وارد قادیان:

نمبر ۳۰۰۵:۔ میں محمد صدیق بیگ ولد مرزا صغیر بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن قصور ضلع لاہور میری اس وقت موجودہ جائداد بصورت چار عدد مکانات واقعہ قصور ہے میرے پاس بعوض مبلغ ۱۲۷۰ روپیہ رہن ہیں لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۹۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس سے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا: مرقومہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۸ء

العبد موصی:۔ محمد صدیق بیگ سینیٹری انسپکٹر قصور

گواہ شد:۔ مرزا محمد افضل بیگ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ کلرک آرسنل فیروزپور حال وارد قادیان

وصایا کے متعلق ہر قسم کی خط وکتابت سیکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ قادیان سے کرنی چاہیئے

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۲۹ء
اشتہار نمبر ۷۵ جلد ۱۶
رعائت۔ رعائت۔ رعائت
رعایت۔ رعایت۔ رعایت
خاص الخاص رعائت
احباب کرام اس
نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں
ورنہ بعد میں افسوس ہوگا
احباب کو چاہیئے۔ کہ اس رعائت سے ضرور فائدہ اٹھانے کے لئے چند دوست مل کر آرڈر بھیجیں۔ تاکہ ہر ایک کو الگ الگ کتابیں منگانے میں زیادہ محصول ڈاک نہ دینا پڑے۔
جو دوست اس رعائت سے اور بھی فائدہ اٹھانا چاہیں انہیں چاہیئے۔ کہ مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے احباب کو مطلوبہ کتب کی قیمت دے کر ان کے ذریعہ منگوالیں اس طرح محصول ڈاک وغیرہ کا کوئی خرچ نہ ہوگا
حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
اور
دیگر علمائے جماعت احمدیہ
کی مندرجہ ذیل کتابیں جو
بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان
کی شائع شدہ یا ملکیت ہیں
۲۵ مارچ ۱۹۲۹ء سے دس اپریل ۱۹۲۹ء تک رعائتی قیمت پر ملینگی
یعنی ان تمام کتابوں پر مقررہ میعاد کے اندر ساڑھے بارہ فیصدی کمیشن دیجائیگی جو بہت بڑی رعایت ہے
جو انجمنیں اپنے اپنے ہاں لائبریریاں قائم کرنا چاہیں۔ وہ اس رعایت سے ضرور فائدہ اٹھائیں
جو دوست چار روپے کی کتابیں لینگے انہیں علاوہ کمیشن کے ۱۹۲۹ء کا خوبصورت کیلنڈر بھی مفت دیا جائے گا۔
تصانیف حضرت مسیح موعود
براہین احمدیہ ہر چہار حصہ
سرمہ چشم آریہ
شحنۂ حق
آئینہ کمالات اسلام
آسمانی فیصلہ
برکات الدعا
حجۃ الاسلام
سچائی کا اظہار
شہادت القرآن
نور الحق ہر دو حصہ
انوار الاسلام
منن الرحمٰن
ضیاء الحق
نور القرآن ہر دو حصہ
انجام آتھم
استفتاء اردو
سراج منیر
تحفہ قیصریہ
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
فریاد درد
نجم الہدیٰ
ضرورت الامام
راز حقیقت
ایام الصلح اردو
ایام الصلح فارسی
ستارہ قیصرہ
تریاق القلوب
تحفہ غزنویہ
لجۃ النور
اربعین کامل
خطبہ الہامیہ
دافع البلاء
نزول المسیح
تحفہ ندوہ
اعجاز احمدی
ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
مواہب الرحمٰن
نسیم دعوت
سناتن دھرم
تذکرۃ الشہادتین
لیکچر سیالکوٹ
براہین احمدیہ حصہ پنجم
الوصیت
چشمہ مسیحی
تجلیات الٰہیہ
قادیان کے آریہ
حقیقۃ الوحی
چشمہ معرفت
پرانی تحریریں
در مکنون فارسی
کشتی نوح
تقریر جلسہ دعا
تقریریں
درثمین فارسی
مجموعہ اشتہارات ۳ حصے
تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ
ردّ تناسخ
ابطال الوہیت مسیح
فصل الخطاب
تصدیق براہین احمدیہ
نور الدین
مبادی الصرف
تقاریر و تصانیف حضرت خلیفہ ثانی
منصب خلافت
برکات خلافت
انوار خلافت
حق الیقین
منہاج الطالبین
لیکچر شملہ
تقدیر الٰہی
عرفان الٰہی
ملائکۃ اللہ
نجات
تحفۃ الملوک
حقیقۃ النبوت
ترک موالات
احمدیت حقیقی اسلام
دعوۃ الامیر اردو
دعوۃ الامیر فارسی
ہستی باری تعالیٰ
حضرت مسیح موعود کے کارنامے
تقریر دلپذیر
از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب
سیرت خاتم النبیین
سیرت المہدی حصہ دوم
ہمارا خدا
متفرق تصانیف
فقہ احمدیہ
برگزیدہ رسول حصہ دوم
اسلام اور قتل مرتد
بہائی مذہب کی حقیقت
اسباق القرآن ہر سہ حصہ
تواریخ مسجد فضل لنڈن
جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات
انگریزی لٹریچر
پارہ اوّل
احمدؑ سوانح
تحفۃ الملوک
احمدیت انگریزی
جواب سپلٹ
تعلیم المسیح
سیرت مسیح موعود
تحفہ پرنس آف ویلز
ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان پنجاب
اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار

دوستو! پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھالو ورنہ پھر ضرور پچھتاؤگے

خاص رعایت کے اعلان کی میعاد

دور کے دوستوں کی خاطر کانفرنس یعنی ۳۱ مارچ ۱۹۲۹ء تک کردی گئی

دوستو! پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھالو ورنہ پھر ضرور پچھتاؤگے

قرآن مجید کلاں

بطرز آسان بلا ترجمہ مجلد کپڑا سنہری اصلی قیمت تین روپے رعایتی (دو روپے آٹھ آنے)

تفسیر خزینۃ العرفان

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام پانچ حصے اصل قیمت سات روپے آٹھ آنے رعایتی پانچ روپے (لعہ)

قرآن مجید کی خدمت کا نادر موقعہ

احباب! مندرجہ ذیل رعایت خاص وجوہات کے ماتحت کی گئی ہے امید ہے۔ کہ ذی استطاعت احباب خصوصاً اور غیر ذی استطاعت عموماً اس نادر موقعہ سے ضرور مستفید ہوں گے۔

قرآن کریم مترجم کلاں

جس کی قیمت پانچ روپے ہے۔ اب سفید کاغذ کی چند ایک جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔ اس کی رعایتی قیمت ؎ لی جائیگی۔ اور مصری کاغذ والے کی رعایتی قیمت ؎ لی جائے گی۔

حمائل شریف مترجم

معہ فہرست مضامین وغیرہ جس کی اصل قیمت ؎ تھی۔ اب صرف ؎ ہے بے جلد کی قیمت ایک روپیہ چار آنے

حمائل شریف

بطرز تیسیرنا القرآن مجلد سنہری۔ اصل قیمت دو روپے۔ رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے

پارہ اول مترجم بطرز آسان اصلی قیمت ۳ آنے رعایتی ۲ آنے — پارہ عم مترجم اصلی قیمت ۲ آنے رعایتی ایک آنہ — پارہ اول تا عم بغیر ترجمہ یعنی ۳۰ پارے ہر ایک ؎ رعایتی ایک آنہ

تبلیغی مصالحہ میں خاص رعایت

ٹریکٹ۔ وفات مسیح۔ حیات مسیح کی تردید ماموریں اللہ کی شناخت۔ اس زمانہ کا مامور ہر ایک فی سینکڑہ ؎ رعایتی ؎
احسان مسیح موعود پر دلچسپ مضمون ؎ رعایتی ۲۵ عدد فی روپیہ
شہادت لیکھرام بر صداقت اسلام بمعہ تصویر ۶ مارچ کی یادگار ہیں اصلی قیمت ؎ رعایتی ؎ فی سینکڑہ
گوشت خوری مولفہ میر محمد اسحاق صاحب ؎ رعایتی ؎ فی سینکڑہ
احمدی و غیر احمدی میں فرق تقریر حضرت مسیح موعودؑ اصلی قیمت ؎ رعایتی دو روپے فی سینکڑہ
سورہ والعصر کی لطیف تفسیر از حضرت مسیح موعود اصلی ؎ رعایتی ؎ سینکڑہ
رد تناسخ مولفہ میر محمد اسحاق صاحب ؎ فی عدد رعایتی ؎ فی سینکڑہ

عیسائیت کی تردید میں ایک جامع و مانع تصنیف

تحفۃ النصاریٰ

یہ نادر تصنیف حال ہی میں بڑی محنت اور جانفشانی سے طیار ہوئی ہے جس میں مندرجہ ذیل اہم مسائل پر قرآن اور بائبل کے ہزاروں حوالہ جات دے کر نہایت مدلل۔ مکمل اور مبسوط بحث کی گئی ہے۔ **صرف ایک سو کی خریداری کا انتظار ہے**
اس کے بعد فوراً چھپوائی جائیگی۔ کتابی تقطیع کے قریباً ۵۰۰ صفحات ہونگے۔ اتنی جامع کتاب رد عیسائیت میں ابتک تیار نہیں ہوئی مضامین یہ ہیں

کلمۃ اللہ	ابنیت مسیحؑ	رسالت مسیح	خلق طیر	صلیب مسیح۔ وفات مسیح	نبی موعود اور مثیل موسیٰ	الدجال
پیدائش مسیحؑ	بشریت مسیحؑ	تعلیم مسیح	ابراء الاکمہ والابرص	مسئلہ کفارہ یا مسیحی نجات	مخالف مسیح	مسیح کی آمد ثانی یا مثیل عیسیٰ
روح القدس	تثلیث	مقتدرنشانات مسیح اور تمثیلات	تنبیہ اکل وادخار	رجم یا مباہلہ	یاجوج و ماجوج	ابن مریم

غرض کہ یہ عجیب و غریب تصنیف ہے احباب جلد سے جلد اس کی خریداری کی درخواستیں بھیج دیں۔ تاکہ اس کے چھپوانے کا انتظام کیا جائے۔ قیمت ۵ روپے سوا روپے تک ہوگی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے تین لیکچر ولایت والے اصلی ؎ رعایتی ؎

اسوہ حسنہ مجلد احادیث کا لطیف مجموعہ از میر محمد اسحٰق صاحب اصلی ؎ رعایتی ؎ — درثمین عربی مترجم حضرت مسیح موعودؑ کی تمام عربی نظموں کا مجموعہ اصلی ؎ رعایتی ؎ — آنحضرتؐ اور آپکی تعلیم انگریزی میں از حضرت خلیفۃ المسیح اصلی ۵ رعایتی ۳

کلید القرآن

معہ لغات القرآن اصلی ؎ رعایتی ایک روپیہ

درثمین اردو

معہ فوٹو سنہری زنگدار مجلد اصلی ؎ رعایتی ایک روپیہ

جامع الفنون

بیکاروں کو ۶ گنج کی

صابن بنانے کا نادر نسخہ

جو سینکڑوں روپیہ بھی خرچ کر کے میسر نہیں آتا اس کتاب میں نہایت صحیح اور مفصل برسوں کے تجربہ کے بعد درج کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان۔ انگلینڈ کے ۵۰ قیمتی نسخے درج کئے گئے ہیں پہلے یہ پانچ روپیہ تک فروخت ہوتی رہی۔ اب صرف ۸ آنے قیمت ہے۔

حیات نورالدین

حضرت خلیفۃ المسیح اول کی اپنی لکھائی ہوئی مجلد اصلی ؎ رعایتی ؎

حقیقۃ الجنون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جنون کا مسکت جواب اصلی ؎ رعایتی ؎

پیارا نبی

مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اصلی قیمت ؎ رعایتی ۱۲ عدد فی روپیہ

فلسفہ نماز

از حضرت مسیح موعودؑ اصلی ؎ رعایتی ؎

پیغام صلح

لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اصلی قیمت ؎ رعایتی ؎

ریویو براہین احمدیہ

از مولوی محمد حسین بٹالوی اصلی قیمت ؎ رعایتی ؎

سیرت مسیح موعودؑ

مجلد از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اصلی قیمت ؎ رعایتی ؎

چشمہ صداقت

لطیف تقریر از حضرت مسیح موعود علیہ السلام اصلی قیمت ؎ رعایتی ؎

خطبہ عید الفطر

از حضرت مسیح موعودؑ اصلی قیمت ؎ رعایتی ؎

زندہ نبی و زندہ مذہب

از حضرت مسیح موعودؑ اصلی قیمت ۵ رعایتی ۳

کتاب گھر قادیان

فصل الخطاب ہر دو حصہ مولفہ حضرت خلیفہ اولؓ اصلی ؎ رعایتی ؎ — ابطال الوہیت مسیح مولفہ حضرت خلیفہ اولؓ اصلی ۳ رعایتی ۲

اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

—— جدید دہلی ۱۸ - مارچ - سکھ پناہ گزینوں کی جماعتیں بدستور جلال آباد سے پشاور آ رہی ہیں - ان میں ایک جماعت ان سکھوں کی بھی ہے - جو گوردوارہ پنجہ صاحب کو روانہ ہو گئے ہیں - اور جن کے پاس گرنتھ صاحب کے آٹھ نسخے بھی ہیں ٭

—— پشاور ۱۸ - مارچ - افغان وکیل تجارت متعینہ پشاور جس نے موجودہ حکمران کو تسلیم نہیں کیا . . . . . . اس کے اہل و عیال ۲۰ - روز کے سفر کے بعد شدید تکالیف اور صعوبتیں برداشت کر کے پاراچنار کے راستہ سے پوشیدہ طور پر یہاں پہونچے ہیں ٭

—— امرتسر ۱۶ - مارچ - اطلاع ملی ہے - کہ موضع رکڑھ ضلع ہوشیارپور میں صدیوں کی دفن شدہ ہزاروں من گندم برآمد ہوئی ہے - کہا جاتا ہے - کہ اس گاؤں کے ایک کھتری مسمی پوہلو کے احاطہ میں ببول (کیکر) کا درخت تھا - کچھ روز ہوئے یہ درخت اچانک گر پڑا - جب اس درخت کو جڑھ سے اکھیڑنے لگے - تو زمین سے چھپر (درخت) کے پتوں کی تہیں نکلیں - زیادہ تحقیقات کرنے سے گندم کا ایک بڑا ذخیرہ برآمد ہوا - اس میں سے ایک پرانی بہی بھی نکلی ہے - جس میں لکھا ہوا ہے کہ یہ گندم ۴۰ من فی روپیہ کے حساب سے خرید کی گئی تھی - حاشیہ کے چاروں طرف کچھ گندم خراب پائی گئی - لیکن باقی تمام ذخیرہ صحیح و سالم پایا گیا -

—— دہلی ۱۸ - مارچ - آج سوال و جواب کے بعد سر بال نے فنانس بل پیش کرنے سے پیشتر اعلان کیا - کہ ایگزیکٹو کونسل اور فوج کے جو مصارف اسمبلی نے نامنظور کر دئے تھے - انہیں وائسرائے ہند نے اپنے مخصوص اختیارات کو کام میں لا کر منظور کر دیا ہے - سوراجسٹ ممبران فائنینس بل کی مخالفت کر رہے ہیں - پبلک سیفٹی بل غالباً کل پیش ہوگا ٭

—— لاہور ۱۵ - مارچ چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے آنریبل سر ذوالفقار علی سی - ایس - آئی لاہور - و مسٹر ایس - این داس گپتا - ایم - اے - ایف سی کالج لاہور - و لالہ سین گپتا داس ایم اے بی - ایس سی پرنسپل ڈی - اے دی کالج کو ۱۸ - مارچ ۱۹۲۹ء سے یونیورسٹی ھذا کا فیلو نامزد کیا ہے ٭

—— دھرم سالہ ۱۶ - مارچ - کانگڑہ - ویلی ریلوے آئندہ یکم اپریل سے کھل جائے گی ٭

—— لاہور ۱۸ - مارچ - آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ڈاکٹر محمد عالم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل ملک فیروز خان نون نے کہا - کہ پنجاب میں بغیر کسی سند یا ڈپلوما کے بھی کسی طریق علاج کے مطابق طبابت کرنے پر کسی قسم کی قیود عائد نہیں ہیں ٭

—— پشاور ۱۷ - مارچ - ان لوگوں سے جو کابل سے حال ہی میں آئے ہیں - معلوم ہوا ہے - کہ کابل کی ایسی بری حالت نہیں ہے جیسی کہ بتائی جاتی ہے - اگرچہ گرانی ہے - لیکن اسے قحط نہیں کہا جا سکتا - بازاروں میں آج کل کھلے طور پر گائے کا گوشت بکتا ہے جو کہ امان اللہ کے وقت بند ہو گیا تھا ٭

—— لاہور ۱۸ - مارچ - آج پنجاب کونسل میں ایک سوال کے جواب میں آنریبل مسٹر ایم اے سٹو نے کہا - کہ کتاب تحقیق الاسلام مصنفہ پادری غلام مسیح کے دوسرے حصہ کی ۴۸۳ اور تیسرے حصہ کی ۶۸۳ کاپیاں تلف کی گئی تھیں - مصنف نے مقدمہ سے بچنے کے لئے یہ کاپیاں خود حوالے کر دی تھیں - یہ کاپیاں ڈپٹی کمشنر کے حکم سے جلائی گئی تھیں

—— نئی دہلی ۱۸ - مارچ - آنریبل مسٹر گوبند داس نے کونسل آف سٹیٹ میں ریزولیوشن پیش کیا - کہ سی - پی کے مخطوزدہ علاقوں میں چرخہ مفت تقسیم کیا جائے - اور دیہات میں کھدر کے مرکز قائم کئے جائیں - تاکہ لوگ روٹی خرید سکیں - سر حبیب اللہ نے سرکار کی طرف سے مخالفت کی - اور کہا - کہ تجویز آئینی طور پر ناپسندیدہ اور انتظامیہ طور پر غیر ضروری ہے - صرف تین اصحاب نے اس کے حق میں ووٹ دیا - اور یہ نامنظور ہو گئی ٭

—— پشاور ۱۹ - مارچ - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ جنرل نادر خان نے موجودہ حکمران کابل کو لکھا ہے کہ تم نے بادشاہ بننے میں سخت غلطی کی ہے - کیونکہ تم میں وہ خوبیاں موجود نہیں ہیں - جو افغانستان کا بادشاہ ہونے کے لئے ضروری ہیں - ضرورت ہے - کہ تم افغانستان کے لئے بادشاہ کا انتخاب کرنے کے معاملہ میں مجھ سے تعاون کرو - ورنہ میں اپنے رسوخ سے قبائل کو تمہارے خلاف کر دوں گا ٭

—— لاہور - ۱۹ - مارچ - افواہ ہے - محکمہ ڈاک خانہ کو حکم ہوا ہے - کہ افغانستان کو جانے والی کل ڈاک روک لے - اور کوئی چٹھی یا پارسل افغانستان کی حد میں نہ جانے پائے - معلوم ہوتا ہے - کہ افغانستان کے حالات خطرناک ہو گئے ہیں ٭

—— لاہور ۲۰ - مارچ - مقدمہ سازش میرٹھ کے سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے وارنٹ کی بنا پر آج ہندوستان کے مختلف شہروں میں خانہ تلاشیاں اور گرفتاریاں زیر دفعہ ۱۲۱ - تعزیرات ہند (ملک معظم کے خلاف اعلان جنگ کی سازش کرنا) ہوئی ہیں - لاہور میں لالہ کیدار ناتھ سہگل اور میر عبد المجید کو گرفتار کیا گیا ہے - لالہ چھبیل داس بی - اے اور دیگر تین اصحاب کے مکانات کی تلاشی لی گئی - کلکتہ میں بابو کشوری لال گھوش اسسٹنٹ ایڈیٹر امرت بازار پتر کا مشہور کمیونسٹ لیڈر مسٹر سپراٹ اور دیگر کئی اصحاب گرفتار ہوئے - چالیس سے زیادہ مکانات کی تلاشی ہوئی - لکھنؤ میں چودھری ویر سنگھ ممبر یو - پی کونسل کو گرفتار کیا گیا - اور تلاشیاں بھی ہوئیں - اجمیر میں - مسٹر لینکار سکرٹری بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی گرفتار ہوئے - مسٹر ارجن لال سیٹھی کے مکان کی تلاشی ہوئی - بمبئی میں مسٹر ڈانگے اور دیگر لیبر لیڈران گرفتار کر لئے گئے - مسٹر نریمان کے مکان اور دیگر مکانات کی تلاشی ہوئی - پونہ میں مسٹر تھینگا ممبر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو گرفتار کر لیا گیا - اور چند مکانات کی تلاشی لی گئی - جالندھر میں صرف تلاشیاں ہوئیں - گرفتاریاں ابھی نہیں ہوئیں - امرتسر میں سردار سوہن سنگھ جوش کو گرفتار کر لیا گیا ہے - کانپور میں صرف تلاشیاں ہی ہوئیں - گرفتاری ابھی تک کوئی نہیں ہوئی - معلوم ہوا ہے - کہ دیگر مقامات پر بھی خانہ تلاشیاں اور گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں - گرفتار شدگان کو میرٹھ لے جایا جائے گا - جہاں ان پر مقدمہ چلے گا ٭

—— نئی دہلی ۱۲ - مارچ - اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جمنا داس مہتہ نے کہا - کہ میں بجٹ کی ایک مد پر توجہ دلاتا ہوں وہ یہ کہ خبر رساں ایجنٹوں کو ۷۵ ہزار روپیہ تار خبروں کی بہم رسانی کا چندہ ادا کرنے کے لئے تجویز کیا گیا ہے - یہ رقم علاوہ ان رقوم کے ہے - جو ریوٹر ایجنسی اور ایسوسی ایٹڈ پریس کو تار خبروں کی بہم رسانی کے لئے دیا جاتا ہے ٭

—— نئی دہلی ۲۰ - مارچ - وزیر ہند باجلاس کونسل نے وائسرائے ہند کو دعوت دی ہے - کہ وہ آئندہ جون میں ۴ - ماہ کی رخصت پر انگلستان آئیں - تاکہ ان کے ساتھ بعض معاملات پر بحث کی جائے - وائسرائے نے یہ دعوت اس شرط پر منظور کر لی - کہ اگر پبلک معاملات نے اجازت دی - تو آپ انگلستان جائیں گے ٭

—— جدید دہلی ۲۱ - مارچ - گورنر جنرل ہند نے پنڈت موتی لال نہرو کی اس تحریک التوا کو مسترد کر دیا - جو انہوں نے گرفتاریوں کے خلاف بطور احتجاج اسمبلی میں پیش کرنے کی تجویز کی تھی - اور جس کے متعلق پریذیڈنٹ اسمبلی نے پیش کرنے کی اجازت دیدی تھی -

—— نئی دہلی ۲۱ - مارچ - آج اسمبلی میں سر جارج شوسٹر رکن خزانہ کی تقریر کے بعد فنانس بل کا مباحثہ ختم ہو گیا - تقسیم آرا پر کانگرسی جماعت کو صرف ۴۳ - ووٹ حاصل ہوئے - اس کے بالمقابل حکومت کو ۶۳ آرا ملیں - نیشنلسٹ پارٹی کے ارکان عام طور پر غیر جانبدار رہے ٭

—— لاہور ۲۱ - مارچ - میرٹھ کے مقدمہ سازش کے سلسلہ میں گرفتاریوں اور خانہ تلاشیوں کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا - گورنمنٹ کل ایکٹیو کمیونسٹوں کو گرفتار کرنا چاہتی ہے - کل جو گرفتار ہوئے تھے ان میں سے کچھ رہا بھی کر دیئے گئے ہیں - گرفتار شدگان کو میرٹھ لے جایا جا رہا ہے - جہاں کہ ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوگی ٭

ممالک غیر کی خبریں

—— لنڈن ۱۵ - مارچ - کہا جاتا ہے - کہ پریوی کونسل کی جوڈیشنل کمیٹی میں آنجہانی سر ایم رفیق کی جگہ غالباً ڈاکٹر ضیاء الدین (علیگڑھ) مقرر کئے جائیں گے ٭

—— لنڈن - ۱۹ - مارچ - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہندوستان کے ہوائی راستہ کی درمیانی بندرگاہوں کے متعلق یونان اور اطالیہ میں بین الاقوامی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں - جن سے لامحالہ ۱۰ - اپریل تک اس راستہ کا افتتاح ملتوی کرنا پڑے گا ٭

—— لنڈن ۱۹ - مارچ - رائٹر کی اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ فرانس میں جب جنگ ہو رہی تھی - اس زمانہ میں ایک زخمی ہوا ایک گورہ سپاہی اس کو اٹھا کر ڈریسنگ اسٹیشن لیجانے لگا - افسر نے اس وقت یہ الفاظ کہے "میں تمہاری اس مہربانی کو کبھی نہ بھولوں گا" اس زبانی وعدہ کا ایفاء اس طرح ظہور میں آیا - کہ لفٹنٹ گریتھم کے مختار نے میونرڈ و ڈیلڈ کو مقام ٹیوڈریڈ گر سے اطلاع دی - کہ لفٹنٹ مذکور مر گیا ہے - اور وہ اس کے نام . . . . . . چھوڑ گیا ہے ٭

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)